عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ - شمارہ ۳۴

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ایک قادیانی عورت کی دلیری

"یاجوج" کی فتح کے لیے مرزا قادیانی کی دعا

بھارت اور قادیانیوں کا مشترکہ مفاد

اداریہ

پردہ اور بے پردگی

از

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

حیات عیسٰیؑ اور مرزا قادیانی کا اقرار وانکا

پیلو کی بازیافت
پیلو مسواک
Hamdard
PEELU TOO
ہمدرد
مِسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرّب اجزا پر مشتمل ایک مکمل طبّی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیق جدید نے پیلو کے ان افادی اجزا اور دوسری مجرّب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
Hamdard
پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
اُولالخلق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/85

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۹ تا ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ ۵ تا ۱۱ فروری ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۳۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۲۵ 〃
ایشیا	۳۲۵ 〃

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید احمد صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف چترالی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر / گھوٹکی	حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نورالحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوٹ عبدالرحمان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / شاہکوٹ	محمد متین خالد
ملتان	علاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
- امریکہ — چوہدری محمد شریف محمود • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف باجوہ • ایڈمنٹن — عامر رشید
- ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
- لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ارجنٹائن — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف
- بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
- سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
- برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — ناشر: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: دفتر ساری نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

بھارت اور قادیانیوں کا مشترکہ مفاد

بھارت اور قادیانی — دونوں کا نظریہ پاکستان کے بارے میں ایک، عزائم ایک، لائحہ عمل ایک — دونوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور دونوں اس تاک میں ہیں کہ پاکستان کا کب خاتمہ ہوتا ہے۔ یہاں تک بس نہیں بلکہ سابقہ مشرقی پاکستان دونوں نے مل کر ہم سے جدا کر دیا۔ ہم کئی مرتبہ اس مسئلے پر قلم اٹھا چکے ہیں۔ اور مشرقی پاکستان میں اس وقت کے فوجی کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ امیر عبداللہ خان نیازی نے اس وقت اشارہ فرمایا تھا اور کہا تھا کہ مشرقی بازو علیحدہ کرنے میں ایم ایم احمد پلان بنایا گیا۔ ان کے علاوہ بریگیڈیئر ریٹائرڈ باقر صدیقی کا بیان بھی اخباری ریکارڈ میں موجود ہے گویا بھارت اور قادیانیوں کا مشترکہ مفاد اسی میں ہے کہ پاکستان کی عدم استحکام رہے اور وقت آنے پر اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔

گذشتہ دنوں ہم نے ہانگ کانگ پلان کے بارے میں روزنامہ نوائے وقت کراچی کے حوالے سے ایک خبر پر پچھلے شماروں میں تبصرہ کیا تھا۔ وہ بھی پاکستان کو ختم کرنے کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے آج سے تقریباً ۱۲، ۱۳ سال پہلے مجاہد ختم نبوت جناب آغا شورش کاشمیری مرحوم نے اپنی کتاب تحریک ختم نبوت میں اسی ہانگ کانگ پلان پر جو تبصرہ فرمایا تھا۔ بہتر ہوگا کہ اسے یہاں من و عن نقل کیا جائے۔ جناب شورش مرحوم لکھتے ہیں کہ

”مشرقی پاکستان کبھی الگ نہ ہوتا۔ لیکن عالمی طاقتوں کے ایجنٹ مغربی پاکستان میں حکومت کی مشینری کے بڑے بڑے عہدوں پر کام کر رہے تھے۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کو کاٹ دیا اور قادیانی اس منصوبہ کے سرخیل تھے۔ مشرقی پاکستان میں مغربی پاکستان کے خلاف معاشی استحصال کا جو غصہ تھا، اس کو سوا کرنے والا میرزا غلام احمد کا پوتا، میرزا بشیر احمد کا بھتیجا ایم ایم احمد تھا۔ جو ایوب خان کے زمانے بیرونی پشت پناہی سے مالیات کا انچارج تھا اور آج ان استعماری خدمات کے صلہ میں عالمی بینک کا ایک اہم عہدیدار ہے لطف یا ستم یہ کہ پاکستان میں ایٹمی توانائی کا سربراہ عبدالسلام بھی قادیانی ہے۔

ظفر اللہ خان، ایم ایم احمد اور عبدالسلام تینوں ہی پاکستان سے باہر لندن کی عشرت گاہ میں رہتے اور واشنگٹن کے اشارہ ابرو پر رقص کرتے ہیں۔ قادیانی ہائی کمانڈ نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں پاکستان کے اسلامی ذہن کو اسرائیل کے روپے کی طاقت پر سبوتاژ کیا اور اس کے بعد سے ملک کے غیر اسلامی ذہن کی معرفت پاکستان کی معاشی و عسکری زندگی پر قابض ہو رہے ہیں۔ یورپ کی نظریاتی و استعماری طاقتیں نہ تو اسلام کو بطور طاقت زندہ رکھنے کے حق میں ہیں اور نہ اس کی نشاۃ ثانیہ چاہتی ہیں ہندوستان کی خوشنودی کے لئے پاکستان ان کی بندر بانٹ کے منصوبہ میں ہے وہ اس کو بلقان اور عرب ریاستوں کی طرح چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے سامنے مغربی پاکستان کا بٹوارہ ہے وہ پختونستان، بلوچستان، سندھودیش اور پنجاب کو الگ الگ ریاستیں دیکھنا چاہتی ہیں۔ ان کے ذہن میں بعض روایتوں کے مطابق کراچی کا مستقبل سنگاپور اور ہانگ کانگ کی طرح ایک خود مختار ریاست کا ہے۔ خدانخواستہ اس طرح تقسیم ہوگئی تو پنجاب ایک محصور صوبہ ہو جائے گا جس طرح مشرقی پاکستان کا غصہ مغربی پاکستان میں صرف پنجاب کے خلاف تھا۔ اسی طرح پختونستان، بلوچستان اور سندھودیش کو بھی پنجاب سے ناراضگی ہوگی۔ پنجاب تنہا رہ جائے گا تو عالمی طاقتیں سکھوں کو بھڑکا کر مطالبہ کرا دیں گی کہ مغربی پاکستان ان کے گوردوں کو مولد، مسکن اور مرگھٹ ہے۔ لہٰذا ان کا اس علاقے پر وہی حق ہے جو یہودیوں کا فلسطین (اسرائیل) پر تھا۔ اور انہیں وطن مل گیا۔ عالمی طاقتوں کے اشارے پر سکھ حد آور ہو جائیں گے۔ اس کا نام شاید پولیس ایکشن ہو۔ جانبین میں لڑائی ہوگی۔ لیکن عالمی طاقتیں پلان کے مطابق مداخلت کر کے لڑائی بند کرا دیں گی کہ پاکستانی پنجاب اور بھارتی پنجاب سے پیوستہ ہو کر سکھ احمدی ریاست بن جائے گا جس کا نقشہ اس طرح ہوگا کہ صوبہ کا صدر سکھ ہوگا تو وزیر اعلیٰ قادیانی ہوگا۔ اگر وزیر اعلیٰ سکھ ہوگا تو صدر قادیانی! اسی غرض سے استعماری طاقتیں قادیانی امت کی کھلم کھلا سرپرستی کر رہی ہیں بعض مستند خبروں کے مطابق سر ظفر اللہ خان لندن میں بھارتی نمائندوں سے سخت و پز کر چکے ہیں۔ قادیانی اس طرح اپنے نبی کا مدینہ (قادیان) حاصل کر پائیں گے۔ جو ان کا شروع دن سے مطمع نظر ہے اور سکھ اپنے بانی گورونانک کے مولد میں آجائیں گے۔ یہی دونوں کے اشتراک کا باعث ہوگا۔ قادیانی عالمی استعمار سے اپنی ریاست کا وعدہ لے چکا ہے“ (تحریک ختم نبوت صفحہ ۲۲۳/۲۲۴۔ شورش کاشمیری مرحوم)

شورش مرحوم کے اس تجزیہ کے بعد موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ بھارتی ایجنٹ اور قادیانی لابی اپنے ناپاک منصوبے پر کام کا آغاز کرچکے ہیں حال ہی میں روزنامہ نوائے وقت نے ایک ایسی خبر دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے پاکستان کے خاتمہ کیلئے طاقتیں سرگرم عمل ہو گئی ہیں۔ خبر یہ ہے۔

”لندن ۱۴ جنوری (نمائندہ خصوصی) بھارت نے پاکستان کو توڑنے کے لئے ایک نئے منصوبے پر عمل کا آغاز کر دیا ہے جس کا مقصد سندھ میں علیحدگی پسندانہ رجحانات کو فروغ دے کر راہ ہموار کرنا ہے ـــــ اعلیٰ بھارتی ذرائع نے یہ انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے دو کروڑ روپے مختص کئے ہیں بھارتی ذرائع کے مطابق منصوبے کو ”سندھ موومنٹ“ کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس کا مین آفس نئی دہلی سے لندن منتقل کر دیا گیا ہے یہ آفس پروجیکشن آفس کہلائے گا اور اسے براہ راست نئی دہلی کے جنوبی بلاک سے کنٹرول کیا جائے گا ذرائع نے مزید بتایا کہ دو انتہائی تجربہ کار بھارتی حکام کو جن میں سے ایک تعلق سفارتی سروس سے رہا ہے اور دوسرا انٹیلی جنس میں رہا ہے۔ اس منصوبے پر عملدرآمد پر مامور کیا گیا ہے یہ دونوں انٹیلی جنس نیٹ ورک کے ساتھ قریبی رابطہ قائم رکھ کر کام کریں گے بھارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ پروجیکٹ آفس کو لندن میں کام کرنا لندن و پاکستان میں موجود سرگرم افراد سے رابطہ قائم کرنا آسان ہو گا منصوبے کے پہلے مرحلہ کے طور پر لندن میں سرگرم علیحدگی پسند سندھیوں سے پہلے ہی رابطے قائم کئے جا رہے ہیں۔ دوسرے مرحلے میں ان رابطوں کو پاکستان تک بڑھایا جائے گا اور مختلف علیحدگی پسند تنظیموں سے بھی رابطے قائم کئے جائیں گے پروجیکشن آفس پاکستان مخالف پروپیگنڈہ کے ذریعے سرگرم افراد کی مدد کرے گا اور اس کے علاوہ غیر ملکی پریس اور سفارتی حلقوں سے بڑے بڑے پیمانے پر رابطے قائم کرنے کے ضمن میں ان کی رہنمائی کرے گا تاکہ ان تک پہنچنا یقینی ہو اور سندھ کو پاکستان سے علیحدہ کرنے کے تحت چھاپے جانے والے لٹریچر کی پاکستان کے اندر تقسیم کی ذمہ داری سنبھالنے والا ٹھوس نیٹ ورک قائم کیا جا سکے۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء)

ہمارے مشرقی بازوں جدا کرنے کا کام کوئی ایسا نہیں جو ڈھکا چھپا ہو بلکہ بھارت نے پہلے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کی۔ ”مکتی باہنی“ کو اسلحہ و ہتھیار فراہم کئے اور پھر یہ کر فوج کشی کی اب اگر یہ خبر صحیح ہے تو حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں ان تمام علیحدگی پسند تنظیموں کے ساتھ قادیانی ٹولے کی حرکت پر نظر رکھنی چاہیئے۔

جیسا کہ خبر سے واضح ہے کہ ”سندھ موومنٹ“ منصوبے کا خفیہ مرکز لندن میں قائم کر دیا گیا اور اس پر عمل لندن میں علیحدگی پسند لوگوں سے مل کر کیا جائے گا تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پتہ چلائے کہ بیرون ملک وہ کون کونسے لیڈر ہیں جو علیحدگی پسند رجحانات رکھتے ہیں اگر حکومت کو علم ہے تو بہتر یہ کہ خدانخواستہ پاکستان کو نقصان پہنچے احتیاطی تدابیر کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم اس سلسلے میں صرف اتنا عرض کریں گے کہ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر جو لندن میں ہے پہلے ہی دھمکی دے چکا ہے کہ پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے اور ان کا عقیدہ ہے کہ پاکستان نہیں رہے گا۔ لہٰذا قادیانی ٹولے پر کڑی نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور پاکستان کے بدخواہوں کو اپنے عزائم میں ناکام کرے۔ (آمین)

گستاخانِ رسول قادیانیوں کی شربت ساز فیکٹری ہے. اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشقِ رسول ﷺ کا فرض ہے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

والدین کا احترام واکرام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ

"اگر وہ (یعنی ماں باپ) تیرے سامنے (یعنی تیری زندگی میں) بڑھاپے کو پہنچ جائیں، چاہے ایک ان میں سے پہنچے یا دونوں (اور بڑھاپے کی بعض باتیں جوانوں کو گراں ہونے لگتی ہیں، اور اس وجہ سے ان کی کوئی بات تجھے گراں ہونے لگے) تب بھی ان سے "ہوں" بھی نہ کرنا اور نہ ان سے جھڑک کر بولنا، ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے ہمارے پروردگار ان پر رحمت کر جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے۔ (اور صرف ظاہرداری ہی نہیں بلکہ دل سے ان کا احترام کرنا) تمہارا رب تمہارے دل کی بات کو خوب جانتا ہے۔ اگر تم سعادت مند ہو (اور غلطی سے کوئی بات خلاف ادب ہو جائے جائے اور تم توبہ کر لو) تو وہ توبہ کرنے والے کی خطائیں بڑی کثرت سے معاف کرنے والا ہے۔"

فائدہ:۔ حضرت مجاہدؒ سے اس کی تفسیر میں نقل کیا گیا کہ اگر وہ بوڑھے ہو جائیں اور تمہیں ان کا پیشاب پاخانہ دھونا پڑ جائے تو کبھی اف بھی نہ کرو، جیسا کہ وہ بچپن میں تمہارا پیشاب پاخانہ دھوتے رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بے ادبی میں اُف کہنے سے کوئی ادنیٰ درجہ ہوتا تو اللہ جل شانہٗ اس کو بھی حرام فرماتے۔ حضرت حسنؓ سے کسی نے پوچھا کہ نافرمانی کی مقدار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ "اپنے مال سے ان کو محروم رکھے اور ملنا چھوڑ دے اور ان کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے"۔ حضرت حسنؓ سے کسی نے پوچھا کہ ان سے "قول کریم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اُن کو "اماں ابا" کرکے خطاب کرے اُن کا نام نہ لے۔ حضرت زہیر بن محمدؒ سے اس کی تفسیر میں نقل کیا گیا کہ نرمی سے بات کرے۔ حضرت سعید ابن المسیبؒ سے کسی نے عرض کیا کہ قرآن پاک میں حسن سلوک کا حکم تو بہت جگہ ہے اور میں اس کو سمجھ گیا لیکن "قول کریم" کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا تو انہوں نے فرمایا جیسا کہ بہت سخت مجرم غلام، سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک بڑے میاں بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرے والد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے آگے نہ چلنا، ان سے پہلے نہ بیٹھنا، ان کا نام لے کر نہ پکارنا اور ان کو برا نہ کہنا۔

حضرت عروہؓ سے کسی نے پوچھا کہ قرآن پاک میں ان کے سامنے جھکنے کا حکم فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ کوئی بات تیری ناگواری کی کہیں تو تر چھی نگاہ سے ان کو مت دیکھ کہ آدمی کی ناگواری اول اس کی آنکھ سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ جس نے باپ کی طرف تیز نگاہ کرکے دیکھا وہ فرمانبردار نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاد۔ ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے (درمنثور)

صاحب مظاہر نے لکھا ہے کہ ماں باپ کے حقوق میں ہے کہ ایسی تواضع اور تملق کرے اور ادائے خدمت کرے کہ وہ راضی ہو جائیں۔ جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرے، بے ادبی نہ کرے تکبر سے پیش نہ آئے۔ اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔ اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کرے۔ ان کو نام لے کر نہ پکارے، کسی کام میں ان سے پہل نہ کرے، امر بالمعروف نہی عن المنکر میں نرمی کرے ایک بار کہے۔ اگر وہ قبول نہ کریں تو خود سلوک کرتا ہے اور ان کے لئے دعا و استغفار کرتا ہے اور یہ بات قرآن پاک سے نکالی ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے باپ کو نصیحت کرنے سے (مظاہر بتغیر) یعنی حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ نصیحت کرنے کے بعد فرما دیا تھا کہ اچھا اب میں اللہ سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں جیسا کہ سورۂ مریم کے تیسرے رکوع میں آیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ ان کی اطاعت حرام میں تو ناجائز ہے لیکن مشتبہ امور میں واجب ہے۔ اس لئے کہ مشتبہ امور میں احتیاط تقویٰ اور ان کی رضا جوئی واجب ہے۔ پس اگر ان کا مال مشتبہ ہو اور وہ تیرے علیحدہ کھانے سے مکدر ہوں تو ان کے ساتھ کھانا چاہیئے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان ایسا نہیں جس کے والدین حیات ہوں اور وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو، اس کے لئے جنت کے دو دروازے نہ کھل جاتے ہوں۔ اور اگر ان کو ناراض کر دے تو اللہ جل شانہٗ اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک ان کو راضی نہ کرلے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر وہ ظلم کرتے ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگرچہ وہ ظلم کرتے ہوں۔

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور جہاد میں شرکت کی درخواست کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری والدہ زندہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی خدمت کو مضبوط پکڑ لو، جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔ پھر دوبارہ اور سہ بارہ حضورؐ نے یہی ارشاد فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرا جہاد کو بہت دل چاہتا ہے لیکن مجھ میں قدرت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ والدہ زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے بارہ میں اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں تقویٰ سے آگے بڑھ کر تقویٰ پر عمل کرتے رہو) جب تم ایسا کروگے تو تم حج کرنے والے بھی ہو، عمرہ کرنے والے بھی جہاد کرنے والے بھی ہو۔ یعنی جتنا ثواب ان چیزوں میں ملتا، اتنا ہی تمہیں ملے گا۔

حضرت محمد بن المنکدرؒ کہتے ہیں کہ میرا بھائی عمر تو نماز پڑھنے میں رات گذارتا تھا اور میں والدہ کے پاؤں دبانے میں رات گذارتا تھا۔ مجھے اس کی کبھی تمنا نہ ہوئی کہ ان کی رات (کا ثواب) میری رات کے بدلہ میں مجھے مل جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کا۔ میں نے پھر پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، ماں کا۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ عفیف رہو تمہاری عورتیں بھی عفیف رہیں گی۔ تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے گی۔ (در منثور)

حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے۔ وہ بیمار ہوا۔ ان بیٹوں میں سے ایک نے اپنے تینوں بھائیوں سے کہا کہ اگر تم باپ کی تیمارداری اس شرط پر کرو کہ تم کو باپ کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا تو تم کرو ورنہ میں اس شرط پر تیمارداری کرتا ہوں کہ میں میراث میں سے کچھ نہ لوں گا۔ وہ اس پر راضی ہو گئے کہ تو ہی اس شرط پر تیمارداری کر، ہم نہیں کرتے۔ اس نے خوب خدمت کی۔ لیکن باپ کا انتقال ہی ہو گیا اور شرط کے موافق اس نے کچھ نہ لیا۔ رات کو خواب میں دیکھا

باقی صفحہ ۳ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیشگوئیاں

مولانا احمد سعید دہلویؒ

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت عثمان ابن طلحہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایام جاہلیت میں خانہ کعبہ کا دروازہ ہفتہ میں دو دن یعنی پیر اور جمعرات کو کھولا کرتے تھے اور باقی دنوں میں کعبہ کا دروازہ بند رہتا تھا۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند ہمراہیوں کو لے کر کعبہ میں داخل ہونے کی غرض سے تشریف لائے۔ تو میں نے آپؐ سے سخت کلامی اور ترش روئی کا برتاؤ کیا مگر رسول خداؐ نے اپنے ضبط اور حلم کا ثبوت دیا اور فرمایا۔ "اے عثمان! ایک دن تو اس کعبہ کی کنجی میرے ہاتھ میں دیکھے گا کہ میں جسے چاہوں گا اسے دے دوں گا۔" میں نے کہا کہ کیا اس دن قریش مر جائیں گے اور ذلیل ہو جائیں گے کہ اس دروازے کی کنجی تمہارے ہاتھ میں چلی جائے گی؟ آپ نے فرمایا! "نہیں اس دن قریش کو اور زیادہ عزت حاصل ہوگی۔" پھر آپؐ کعبہ میں داخل ہوئے مگر آپؐ کی بات نے میرے دل میں ایسا اثر کیا اور میں سمجھا کہ ایک دن یہ بات ضرور ہونے والی ہے۔

پھر فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اس دروازے کی کنجی مجھ سے منگوائی۔ میں نے خدمت میں حاضر کر دی، آپؐ نے وہ کنجی پھر مجھے ہی واپس کر دی اور فرمایا، یہ کنجی لو، یہ کنجی قیامت تک تمہارے ہی خاندان میں رہے گی، تم سے سوائے ظالم کے جابر کے کوئی نہیں چھینے گا۔

جب میں چلنے لگا تو پھر مجھ کو بلا کر فرمایا۔ "وہ اس دن کی بات بھی یاد ہے جو میں نے تم سے کہی تھی کہ کعبہ کی کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی اور میں جس کو چاہوں گا دوں گا۔ میں نے عرض کیا یقیناً جو آپؐ نے فرمایا تھا وہی ہوا، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اس واقعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشین گوئیاں تھیں جو پوری ہوئیں، ایک یہ کہ اس کی کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی، دوسری یہ کہ قیامت تک اب یہ کنجی تیرے ہی خاندان میں رہے گی یہ پہلی بات آپؐ نے ہجرت سے پہلے فرمائی تھی اور دوسری فتح مکہ کے دن ارشاد فرمائی تھی جس دن کنجی منگا کر اور اپنے ہاتھ میں لے کر عثمان بن طلحہؓ کے سپرد فرمائی اور آج تک کعبہ کی کنجی انہی کے خاندان میں ہے اور وہی کعبہ کے دروازے کو کھولتے اور بند کرتے ہیں۔

ابوداؤد نے سہل ابن حنظلہؓ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین میں ایک سوار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فلاں پہاڑ پر چڑھا تھا میں نے دیکھا قبیلہ ہوازن کے تمام لوگ اپنے ساز و سامان کے ساتھ اپنے اونٹوں اور اسلحہ وغیرہ لے کر حنین میں آ گئے۔

آپؐ نے یہ خبر سن کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ وہ کل ان شاء اللہ سب مسلمانوں کی غنیمت اور اُن کا مال ہوگا۔

اس واقعہ میں آپؐ نے لڑائی کے فتح ہونے اور مسلمانوں کو مال غنیمت اور مویشی وغیرہ ہاتھ آنے کی پیشین گوئی فرمائی چنانچہ ایسا ہی ہوا، دوسرے دن مسلمانوں کو فتح ہوئی اور تمام مویشی اور بہت سا ساز و سامان مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔

بیہقی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد ابن الولیدؓ کو چار سو سوار دے کر اکیدر کی جانب روانہ کیا، یہ دومۃ الجندل کا حاکم اور سرکش تھا، آپؐ نے خالد ابن الولیدؓ سے فرمایا کہ اکیدر نیل گائے شکار کھیلنے کے لیے رات کو نکلے گا، تم اس کو گرفتار کر لوگے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، خالد ابن الولیدؓ خاموشی کے ساتھ رات کو پہنچے اور اس قلعہ کے پاس چھپ گئے، رات کو اس قلعہ کے پاس چند نیل گائیں آ گئیں۔ اور دیوار سے اپنی کمر رگڑنے

نکلیں، اکیدر کی آنکھ کھل گئی، وہ رات کو باہر آیا اور نیل گایوں کے پیچھے شکار کی غرض سے ہو لیا۔ خالدؓ نے اس کا محاصرہ کر کے اس کو گرفتار کر لیا، اس کا بھائی اور لڑکا مارا گیا، خالدؓ اس کو گرفتار کر کے لائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جزیہ مقرر کیا اور اس کو رہا کر دیا۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو بہت سخت تیز ہوا چلے گی اس ہوا میں کوئی شخص تم میں سے اٹھے نہیں اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رات کو بہت تیز ہوا چلی اور سخت آندھی آئی، ایک شخص اس ہوا میں اٹھا تو ہوا اس کو اڑا لے گئی اور قبیلۂ طے کے پہاڑوں میں لے جا پھینکا۔

ائمہ مجتہدین سے متعلق پیش گوئیاں

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہو گا تو کچھ لوگ فارس کے اس دین کو پالیں گے۔

اس حدیث میں پیشین گوئی ہے کہ اہل فارس ذی علم ہوں گے اور ان سے علم کی بہت خدمت ہو گی، اور ان سے علم بہت پھیلے گا خواہ علم کی بات بہت دور ہو، ثریا ستارے کی طرح بہت اونچی ہو تو وہ فارس کے اہل علم اس کو اتنی دور سے بھی حاصل کر لیں گے۔

شارحین حدیث نے بتایا کہ اس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب اشارہ ہے، بعض حضرات نے فرمایا کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے، بہر حال یہ پیشنگوئی پوری ہوئی اور اہل فارس نے دین کی بہت خدمت انجام دی اور حدیث و فقہ میں تمام امت ان کی خدمات جلیلہ سے مستفید ہو رہی ہے۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی — آخری قسط

ہدایت و تبلیغ کے موضوع پر

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی ایمان افروز تقریر

جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے، ثم جعلنٰکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون ؕ اور پھر ہم نے تم کو زمین پر جانشین بنایا تمہارے اگلوں کا تاکہ ہم دیکھیں تم کیا عمل کرتے ہو۔ آج اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو اس زمانے میں پیدا کیا زمانہ بہت نازک بہت خراب لیکن کرنے والے ہر زمانے میں کرتے رہے ہیں، جب سر پر تلوار لٹک رہی تھی اور کسی کو اپنی جان کا اطمینان نہیں تھا، اور کوئی سانس نہیں لے سکتا تھا بڑی دنیائے اسلام میں بڑے بڑے بہادر دبکے پڑے تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہ کونوں میں پڑے ہوئے تھے اور کوئی میدان میں نہیں نکل سکتا تھا اس وقت بھی اللہ کے بندوں نے نہ صرف یہ کہ دوسروں پر تبلیغ کی بلکہ تاتاریوں تک کو مسلمان کر لیا اب میرے دوستو اور بزرگو! آج یہ برما کا ملک ہے جو ہمارے تمہارے لئے پڑا ہوا ہے اللہ کی مخلوقات اور انسانوں کا ایک جنگل ہے، جو تمہارے حوالے کیا گیا ہے، تم جو اس ملک میں لائے گئے ہو یقین کرو کہ تم کھانے پینے کے لئے دکان کرنے کے لئے تجارتوں کو ترقی دینے کے لئے نہیں آئے۔ یاد رکھیئے کہ ہمارے سورتی بھائی، ہمارے رانڈیر کے بھائی، گجرات کے بھائی، بمبئی کے بھائی، ہندوستان کے بھائی یوپی کے بھائی، پنجاب کے بھائی، جو یہاں آتے ہوئے ہیں ہرگز اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے نہیں بھیجا کہ یہاں آکر صرف کام کریں صرف اپنا بیوپار کریں۔ اور روپیہ کما کر یہاں سے چلے جائیں یا یہیں رہیں اور کھاتے پیتے رہیں۔ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے تم کو جانشین بنایا ہے ان نسلوں کا ان بندوں کا جنہوں نے دنیا میں ہدایت و تبلیغ کا کام کیا تھا، اور آج اللہ تعالیٰ نے تم کو اتنا بڑا انسانی کارخانہ عطا فرمایا ہے۔ تم کو اس ملک کا غنی بنایا ہے۔ تم کو اس ملک کی امامت و ہدایت کا کام سونپا گیا ہے اس میں کروڑوں انسان بستے ہیں یہ پورے دو کروڑ انسانوں کی بستی ہے جس کو برما کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تم کو دی ہے۔ اور کل آپ سے پوچھا جائے گا کہ لننظر کیف تعملون کہ تم نے یہاں کیا کیا؟ یہاں اپنی قوم میں اضافہ کرنے کے لئے؟ بلکہ اللہ کے بندوں کو جہنم کے عذاب سے بچانے کے لئے اور اس جہالت اور اس حیوانیت کی زندگی سے نکالنے کے لئے اور اللہ کی روشنی اور ہدایت میں داخل کرنے کے لئے ان کو جنت کا مستحق بنانے کے لئے ان پر اللہ کی رحمت کے دروازے کھولنے کے لئے ان کو خدا کا مقبول بندہ بنانے کے لئے اور ان کو دنیا و آخرت کے خطرات سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تم کو اس ملک میں رکھا ہے اور دور دور سے تم کو یہاں بھیجا ہے اور تم تو سمجھے تھے کہ ہم کمانے جا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور ان کا منشا یہ تھا۔ تم یہاں آکر ہدایت و تبلیغ کا کام کرو آج حالت برعکس ہو رہی ہے کہ اٹھارہ بیس لاکھ کی مسلمانوں کی جو قوم ہے اُسی کے ایمان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ اسی میں ارتداد پھیل رہا ہے ہم نے سنا ہے کہ یہاں بہت سے علاقوں میں ہاہے وہاں لوگ دین سے ہٹتے جا رہے ہیں۔ لوگ بدھ مذہب اختیار کرتے جا رہے ہیں مسجدیں چھوڑ کر اور ان سے نکل کر پیا گوڈوں میں جا رہے ہیں بدھ مذہب اور عیسائی مذہب اختیار کر رہے ہیں اپنے دین کو بالکل بھولتے جا رہے ہیں آپ پر دوہری ذمہ داری ہے ایک ذمہ داری اپنے بھائیوں کی اس اٹھارہ بیس لاکھ قوم کی اور ایک ذمہ داری اپنے اُن برادران وطن کی جو دہ اور آپ ایک ہی پانی سے پیاس بجھاتے ہیں ایک ہوا میں سانس لیتے ہیں ایک زمین پر چلتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اس ملک میں رکھا ہے ایک ایک بندے کے متعلق آپ سے سوال ہو گا ایک

ایک مسلمان سے متعلق اللہ تعالیٰ آپ سے سوال کرے گا جس نے تمہیں دیا اور پیدا کیا تھا۔ جس نے تمہیں دین اور ایمان کی دولت نصیب کی تھی کھانے کو دیا بھرت ... اور ہاتھ پاؤں دیئے تھے صحت دی تھی تندرستی دی تھی تم نے کیا حق ادا کیا؟ میرے دوستو! یہ تم اب دارالامتحان میں ہو تم امتحان گاہ میں ہو۔ آج تم ... سمجھو۔ ... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ جب تم آپ کے سامنے آؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری پیشی ہوگی اور اس وقت تمہیں معلوم ہوگا اور تم سے حساب ہوگا اس وقت کا اس جگہ کا اور یہاں کے انسانوں کا۔ تم سے حساب طلب کیا جائے گا کہ تم صرف اس لئے تھے کہ کاروبار ... کرو آمدنی میں اضافہ کرو اور تمہیں فرصت نہ ہو کسی وقت کمانے سے۔

یہاں جو سب سے بڑی عقلمندی سب سے زیادہ ضروری اور پہلا کام ہے اور اس وقت جو وقت کا فریضہ ہے وہ یہ ہے کہ یہاں دین کے لئے محنت کرو۔ سب سے بڑی یہاں کی سیاست یہی ہے سب سے بڑی یہاں کی معرفت یہی ہے۔ سب سے بڑی یہاں کی حکمت یہی ہے اس ملک میں ایک مرتبہ طے کر لو کہ دس بیس برس اسلام کو پھیلانا ہے اور یہاں مسلمانوں کے عقیدے اور اسلام کی حفاظت کرنی ہے اگر آپ کا یہاں بدھسٹ اسٹیٹ بن گیا تو تمہاری ذمہ داریاں کتنی بڑھ جاتی ہیں۔ ابھی تک شکر ہے کہ بدھسٹ اسٹیٹ نہیں ہے لیکن اگر خدانخواستہ بدھسٹ اسٹیٹ ہو گیا۔ پھر اگر تم نے اپنے دین کی فکر خود نہ کی اور تم نے اپنے ایمان کو قائم رکھنے کا خود ارادہ اور فیصلہ نہ کیا اور یہ حالات آئے تو تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا اور تم کہیں کے نہ رہو گے۔

ابھی تو حکومت غیر جانب دار ہے غیر متعلق ہے وہ نہ تو حکومت کی طرف سے بدھسٹ ہے نہ کہ ... مسلمان یہاں کی حفاظت، اشاعت اور علم کی کوشش یہ سب تمہارے ذمہ ہے تمہارے اوپر فرض اس کا عائد ہوتا ہے تمہارے علاوہ کسی پر اس کا فرض عائد نہیں ہوتا ہے۔ وقت کا فریضہ ہے۔ اگر اللہ نے تم کو سمجھ دی ہے اور صحیح سمجھ بھی تم رکھتے ہو تو آنکھ کھول کر دیکھو ... ذرا سا غور کریے اس بات کو سمجھ لو کہ اس ملک میں تمہارا رہنا اسلام کے بغیر ممکن نہیں۔ اس وقت سب سے بڑی عقلمندی اور سب سے بڑی اپنے ساتھ خیر خواہی یہ ہے کہ سوچئے کہ اسلام کو چمکانے کے لئے اسلام کو پھیلانے کے لئے مسلمانوں کو اپنے دین پر مضبوط کرنے کے لئے اور ان کو سچا اور پکا مسلمان بنانے کے لئے ایک مرتبہ اس کا بیڑہ اٹھاؤ اور ایک مرتبہ دیوانہ وار کام میں لگ جاؤ اور اپنے آپ کو جھونک دو کہ یہاں کا ہر گلی مسلمان پکا اور سچا مسلمان ہو جائے کہ بڑے سے بڑا زلزلہ اور بڑے سے بڑا طوفان اور بڑے سے بڑا بھونچال اس کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔ اس کے لئے کوشش اور سارے ملک میں پھر جاؤ گاؤں گاؤں پھیل جاؤ اور اللہ کا پیغام پہنچاؤ۔

اگر ایک مسلمان بھی اس ملک میں مرتد ہو گیا اس کا سوال آپ سب سے ہوگا۔ اس ملک میں تمہارا رہنا اسلام کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

خوب کلمے کا اعلان کرو خوب تعلیم کا اعلان کرو خوب اسلامی تہذیب کو کھل کر بیان کرو کہ اسلامی تہذیب اختیار کرنی چاہیے اسلامی نام رکھنے چاہئیں شرک اور مشرکانہ رسومات سے ان کو ڈراؤ اور ان سے کہو کہ اس میں مسلمانوں کی موت ہے کہ وہ شرک اختیار کرے اور کسی مشرکانہ تقریب میں اور کسی مشرکانہ رسم کسی مشرکانہ عمل میں شرکت کرے یہ ہر مسلمان کی موت ہے یہ ایسا ہے جیسے کوئی زہر کا پیالہ پی لے بلکہ اس سے زیادہ خطرناک بات ہے شرک کی نفرت ان کے دل میں بٹھا دو بت پرستی کی نفرت ان کے دل میں بٹھا دو۔ شرک سے وحشت، کفر سے وحشت ان کے دل میں بٹھا دو اگر تم نے اس میں غفلت کی تو یاد رکھو میرے بھائیو! میں شاید اس وقت ہوں تمہیں یاد دلانے والا اور شاید یہ ریکارڈ موجود رہے یا نہ ہو لیکن جو تم میں سے غور سے سنے گا وہ میری باتیں یاد کریں گے میں کوئی صاحب فراست آدمی نہیں ہوں۔ میں کوئی روشن ضمیر بزرگ نہیں ہوں جن کو مثلاً دس برس پہلے اللہ کی طرف سے کوئی بات دکھائی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات اتنی موٹی ہے اتنی کھلی ہوئی ہے جیسے کوئی بارش دیکھے، کوئی کسی نے ہوا ٹھنڈی چلے اور وہ کہے کہ بارش آنے والی ہے اور پانی برسنے والا ہے اور پانی برس جائے تو اس کو کوئی ولی نہیں مانتا یہ تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ بارش آنے والی ہے اسی طریقے سے میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ بہت سخت دن آنے والے ہیں خدا کے لئے اس وقت اپنے کاروبار کو اتنی اہمیت نہ دو جتنی اہمیت دیتے رہے ہو۔ اس وقت دین کے لئے کچھ کر لو ایک مرتبہ یہاں کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسلامی تہذیب دینداری اور توحید کا صور پھونک دو ایک ایک مسلمان کو اچھی طرح باخبر کر دو کہ یہ دین اور یہ ایمان ہے یہ کفر ہے یہ شرک ہے شرک کی نفرت مسلمانوں اور ان کے بچوں کے دل میں بٹھا دو بچوں کی تعلیم کا انتظام کرو اور گاؤں میں ایسے گاؤں میں جس کا نام بھی کبھی نہ سنا ہو اس کے ایک کنارے پر جو جھونپڑا ہے کسی بری مسلمان کا جو اردو کا ایک لفظ بھی نہیں جانتا وہاں پر بھی پہنچو اس کے جھونپڑے میں جا کر اس کے قدم پکڑو اور اس سے کہو کہ اللہ کے بندے تو مسلمان ہے مسلمان زندہ اور مسلمان مر۔ اس کو ایسا کر دو کہ ارتداد اس کی طرف رخ بھی نہ کر سکے جیسے کہ وہ کسی لوہے کے قلعے میں محفوظ ہو جائے اس طرح اسے محفوظ کر دو اس کام کی فرصت ہے معلوم نہیں کب تک فرصت ہے لیکن ابھی کچھ فرصت ہے اب اگر تم نے اس سے فائدہ اٹھایا اور کچھ کام کر لیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس دین کی بقا کی صورت یہاں باقی رہے بلکہ ترقی کرنے اور پھیلنے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس وجہ سے تمہارے کاروبار تمہاری عورتوں تمہارے بچوں کو محفوظ کر دے گا اور تمہیں سرفراز اور سربلند کرے گا اور تمہیں اس ملک میں عزت دے گا اور کچھ تعجب نہیں کہ تم کو اللہ اس ملک کے انتظام کی ذمہ داری تمہارے ہاتھوں میں سونپ دے اس لئے کہ یہ حکومتیں اور اقتدار اللہ کے دین کی محنت کے قدموں کی خاک ہے دیکھو! اللہ کے بندوں نے کچھ دن محنت کی تھی۔ بدر، احد اور تبلیغ کے میدانوں میں اس

کا کیا نتیجہ ہوا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے جانشینوں اور اولاد میں ایک شخص پیدا ہوتا ہے جس کا نام ہے ہارون الرشید آپ نے اس کا نام سنا ہوگا بہت مشہور خلیفہ ہے اس کی سلطنت کا حال میں تمہیں بتلاتا ہوں ایک مرتبہ وہ بغداد میں بیٹھا ہوا تھا بادل کا ایک ٹکڑا اس کے سر کے اوپر سے گزر رہا کسی طرف جا رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا اے بادل! چاہے تو مشرق میں جا۔ چاہے مغرب میں جا۔ جہاں تیرا جی چاہے وہاں جا۔ جہاں تیرا جی چاہے وہاں برس۔ لیکن تیرے برسنے کا جو نتیجہ ہے یعنی کھیتی اور دانہ وہ تو میرے قدموں ہی میں آئے گا۔ جہاں تیرے جی میں آئے وہاں جاکر برس جا میں تجھ سے نہیں کہتا کہ تو بغداد ہی میں برس۔ جہاں تیری پہنچ ہے تو وہاں چلا جا اور وہاں جاکر برس۔ مگر تیرے برسنے سے جو کھیتی پیدا ہوگی وہ یہیں آئے گی یہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت کرنے کا ایک بہت ہی معمولی اور حقیر سا فائدہ اور اس کا پھل ہے۔ حقیقی فائدہ نہیں۔ حقیقی فائدہ تو وہیں (آخرت میں) جاکر ملے گا۔

ایک اور بات مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں یوں سمجھ لیجئے کہ جیسے زمین جوتی جاتی ہے۔ کھیتی کی جاتی ہے گیہوں کے لئے مگر گندم، گندم سے پہلے کچھ گھاس اگ آتی ہے وہ گھاس گھوڑے اور جانوروں کے کام آتی ہے ایسے ہی بنو عباس بنو امیہ کی حکومتیں ان کی فتوحات تھیں (میں خلافت راشدہ کو نہیں کہہ رہا) اور ساری دنیا میں جو ان کا ڈنکا بج رہا تھا۔ وہ اس کھیتی کی گھاس تھی۔ دنیا میں اس مقصد کے لئے نہیں کام کرتا مگر گھاس کو کوئی جلاتا بھی نہیں وہ مویشیوں کے کام آتی ہے اسی طریقے سے سمجھیے کہ ان حضرات نے ہدایت کے لئے محنت کی تھی۔ گھاس اور خس وخاشاک کے طور پر پیدا ہوگئیں تھیں حکومتیں۔ میرے دوستو! امت محمدیہ میں تم نے محنت کی کاش کہ عزت کے فوج میں یہ آواز پہنچے اور ہر آدمی کی زبان سے تم یہی پیغام سنتے اس وقت کرنے کا کام یہی ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر میرے بس میں ہوتا میں کوئی بڑی بات نہیں کہہ رہا۔ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں چند مہینوں کے لئے نہیں، دو چار سال کے لئے تمہاری ساری دکانوں کو تالا لگا دیتا، سیل کر دیتا! اور سارے ملوں کارخانوں کو بند کر دیتا اور سارے آدمیوں کو مکانوں، دکانوں اور کارخانوں سے نکال کر کہتا کہ اس وقت کام صرف یہ ہے کہ ہدایت اور تبلیغ کے لئے پھیل جاؤ گھر کی پرواہ نہ کرو، کھانے کو راشن ملے گا کھا لینا، پیٹ بھر لینا اور پہننے کے لئے اتنے جوڑے کپڑے ملیں گے پہن لینا اور اگر کپڑے پھٹ جائیں تو پیوند لگا لینا اور اگر کھانا پورا نہ ہو تو فاقے کر لینا مگر دس برس تک صرف تبلیغ کا کام کرنا پھر دیکھنا کہ کیسے کام ہوتا ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا ریل کی پٹڑی پر ایک ٹرالی چلتی ہے۔ لائن کی جانچ لینے اور پٹڑی دیکھنے کے لئے کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں اب تو خیر بجلی کی بھی چلنے لگی ہے اب بھی ہمارے ہاں انڈیا میں وہی پرانی چلتی ہے کہ اس میں کچھ دیکھ بھال کرنے والے آفیسر اور قلی بیٹھے

تم ایک دارالامتحان میں ہو، دارالتجارت میں نہیں، منڈی یا کسی بازار میں نہیں ہو آج تم میری بات نہیں سمجھ رہے ہو کل تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ ۔

ہوتے ہیں وہ قلی اتر کر اس کو دھکا دیتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ دھکا دیتے ہیں ایک دو فرلانگ تک چلے جاتے ہیں پھر اس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ ٹرالی ان کو لے جاتی ہے پہلے وہ ٹرالی کو لے جاتے ہیں اس سے دس گنا ٹرالی ان کو لے جاتی ہے ایسے ہی بھائیو! ٹرالی کو ایک مرتبہ دھکا دے دو پھر ایمان کی ٹرالی سو گز تک خود لے جائے گی۔ صحابہ کرام نے ایسا دھکا دیا تھا ایسا دھکا دیا تھا کہ اب تک ٹرالی کے پہیوں میں جان ہے رکے اب بھی نہیں ہیں رفتار ذرا سست ہوگئی ہے۔ اس لئے سست ہوگئی ہے کہ تم نے حکومتوں کا بوجھ ڈال دیا اپنے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال دیا گناہوں کا بوجھ اگر اس پر نہ پڑتا تو اس کی رفتار میں ان شاء اللہ کمی نہ ہوتی ایسے ہی اسلام میں ترقی ہوتی چلی جاتی صحابہ کرام کے ایسے بابرکت، ایسے طاقتور اور ایسے مخلص ہاتھ تھے اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ان پر ہوں جنہوں نے نہ اپنی اولاد کی پرواہ کی، نہ دکانوں کی پرواہ کی اور ایک مرتبہ مل کر اسلام کی ٹرالی کو ایسا دھکا دیا ہے۔ صرف ۲۳ برس تک دھکا دینا پڑا تھا تیئس برس کے بدلے میں ۱۴۰۰ برس تو اس وقت تک ہو چکے ہیں اور جہاں جہاں ان کے قدم گئے آج تک اسلام وہاں غالب ہے جہاں صحابہ کرام کے بابرکت قدم پہنچے وہاں کی تو فضا بدل گئی ہوا بدل گئی، موسم بدل گیا تہذیب بدل گئی سب زمین و آسمان بدل گئے۔ میرے دوستو کیا یہ عقلمندی کی بات نہیں کہ ٹرالی کو ان کر دھکا دیدو، ذرا ہاتھ بڑھا دو تھوڑا سا اتر کر دھکا دیدو۔ خدا کی راہ میں سب مل کر یہ کام کر گزرو اگر ان کاموں پر محنت کرو تو یہ انگلی کے اشاروں پر چلنے کے لئے تیار ہیں مگر تم تیار نہیں۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ اس پر بھی تم بیٹھے رہو اور تم سے اتنا نہ ہو سکے کہ تھوڑا سا اتر کر اس کو دھکا دے کر کے آگے چلا دو بس تھوڑا سا دھکا دینے کی ضرورت ہے پھر شوق سے اس پر بیٹھو تم کو خود ہی یہ لئے چلے جائے گی ہوا کی طرح لے جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ بس تم سے یہی کہنا ہے اور کچھ نہیں کہنا۔ تمہارے ملک کا بہت ہی نازک مسئلہ ہے۔ اس وقت اگر سمجھو تو کوئی مسئلہ نہیں سارے اختلافات ختم کر دو جتنی جماعتیں ہیں ان سب کا اس وقت اختلاف کرنا حرام ہے۔ ذرا تجارت پر بریک لگاؤ اور اس پر کنٹرول قائم کرو اور وقت نکالو اور اپنے وقت کا نکالنا فرض سمجھو۔ اگر چلے مانگے جائیں چلے دو، ہفتے مانگے جائیں ہفتے دو اگر دن مانگے جائیں دن دو۔ اور ہر شخص یہ طے کرے کہ میں اس ملک کا رہنے والا نہیں ہوں اور یہ کونسا بڑا ملک ہے! میرے خیال میں ہندوستان کا دسواں حصہ ہوگا۔ تم اگر چاہو تو اس طرح پھیل جاؤ کہ کوئی گاؤں کوئی گھر تم سے نہ بچے طے کر لو کہ دس برس کے اندر ایک گھر ایک جھونپڑا بھی چھوڑنا نہیں ہے، ہر جگہ تم پہنچ جاؤ کوئی جگہ باقی نہ بچے جگہ جگہ اسلام کی آواز اور پیغام پہنچاؤ، تمام مسلمانوں میں توحید اور اسلام کی تہذیب پھیلا دو، ہر جگہ جاکر مسلمانوں کو پختہ کر دو اور غیر مسلم کو نرم کرو، مسلمان موم ہے اس کو تو پختہ کرو اور غیر مسلم لوہا ہے اس کو موم بناؤ، آج مسلمان موم ہو رہا ہے، موم کی ناک کی طرح ہر طرف مڑنے اور جھکنے کے لئے تیار ہے اس کو تو بناؤ فولاد، اور غیر مسلم جس کا دل لوہے اور پتھر کی طرح ہو رہا ہے اس کو کر دو نرم۔ لیکن اگر یہ کام

کر لو کہ مسلمان ہو جائے فولاد اور غیر مسلم ہو جائے موم، اور جب وہ اسلام قبول کرے اس کو بھی فولاد بنا دو، اب فولاد ہی فولاد ہو اور جہاں فولاد ہی فولاد ہو کس کی مجال ہے کہ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے فولاد ہی کی آج ساری دنیا میں حکومت ہے، یہ لوہے اور فولاد کا زمانہ کہلاتا ہے، تم مسلمانوں کو فولاد بنا دو، فولاد بنانے کے لئے پہلے اس کو تپایا جاتا ہے نرم کیا جاتا ہے۔ پہلے غیر مسلم کو اتنا تپاؤ ایمان کی حرارت میں اس کو اتنا پگھلا دو کہ وہ نرم پڑ جائے اور اسلام قبول کرے کفر چھوڑ دے اور پھر اس کو اسلام میں مضبوط کر دو کہ وہ فولاد بن جائے۔

بس دو کام کرنے کے ہیں کام ہیں، تیسرا کام ہماری سمجھ میں فی الحال نہیں آیا۔ اگر کوئی سمجھا دے تو ہم سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ مسلمانوں کو اسلام پر پختہ کرنا غیر مسلم کو اسلام کی طرف مائل کرنا دو ہی کام ہیں تیسرا کام نہیں ہے۔ یہ کام اگر تم نے کر لیا تو اپنے اوپر احسان کرو گے کسی دوسرے پر یا اسلام پر احسان نہیں۔ اسپین والوں نے یہ کام نہیں کیا تو کان پکڑ کے نکال دیئے گئے چچا بھتیجے میں لڑائی، ملک کے دونوں دعویدار، عیش میں پڑ گئے، مکانات بنانے لگے، مسجد میں ایک سے ایک بہتر الحمراء کا ایک قلعہ تعمیر کر دیا، مدینۃ الزہراء کے نام سے ایک پورا شہر تعمیر کر دیا جس کو دیکھ کر آج بھی دنیا میں سیاح دنگ رہ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ چیزیں زندگی کی ضمانت نہیں۔ اسلام کی تبلیغ کی کوشش نہیں کی اور مؤرخ لکھتا ہے کہ اندلس میں اسلام کے زوال کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ تبلیغ کی طرف سے بالکل غافل ہو گئے تھے۔ وہ یہ بات بھول گئے تھے کہ غیر مسلموں کی اکثریت والے ملک میں رہتے ہیں جس میں چاروں طرف غیر مسلم عیسائی پھیلے ہوئے ہیں اور وہ بتیس دانتوں میں ایک زبان ہیں، ان کا تو کام یہ تھا کہ وہ اسلام کو پھیلاتے اور ایسے حالات پیدا کر دیتے کہ کبھی وہاں سے اسلام کے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ کیا مصر سے اسلام کے نکلنے کا یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، سوڈان سے مسلمانوں کے نکلنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے؟ ترکی سے اسلام کے نکلنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے؟ سو فیصدی اکثریت ہے لیکن اسپین سے نکلنا پڑا کہ چاروں طرف عیسائی دنیا تھی اور ان اللہ کے بندوں نے ان کو مسلمان بنانے کی کوئی فکر نہیں کی تھی اور اپنے ایمان میں کمزور ہوتے چلے گئے، عیش نے ان کو روز بروز کمزور کر دیا۔ خود کمزور ہو گئے اور چاروں طرف سے کوئی خبر نہیں لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کا وعدہ پورا ہوا اور وہ وقت آیا۔ حکم ہوا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ ہمیں نہ تمہاری مسجدوں کی پرواہ ہے۔ نہ تمہارے قصر حمراء کی پرواہ ہے۔ نہ تمہارے مدینۃ الزہراء کی پرواہ ہے نہ قرطبہ کی پرواہ ہے نہ غرناطہ کی پرواہ ہے نہ طلیطلہ کی پرواہ ہے یہاں کیسے کیسے قاری، کیسے کیسے عالم کیسے کیسے حافظ کیسے کیسے ولی اللہ اور کیسے کیسے صاحب امام اور مجتہد پیدا ہوئے ہمیں کسی کی پرواہ نہیں جو زندگی کا قانون ہے تم نے وہ توڑ دیا ہی نہیں جب یہ نہیں کیا تو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم اللہ کسی کو نعمت دے کر چھینتے نہیں جب تک وہ اپنے کو خود ہی نعمت سے محروم نہ کرے بس میرے دوستو! اس کا مطالبہ ہے یہ کاروبار یہ سارے کام کاج سب رہیں گے دکانیں رہیں گی مکان رہیں گے کارخانے رہیں گے نوکریاں اور حکومت کی کرسیاں رہیں گی سب کچھ رہے گا کوئی چیز جاتی نہیں ہے اطمینان رکھو بس تھوڑے دن محنت کر لو وہ وقت لگا لو اور یہاں اسلام کی جڑ مضبوط کر لو اور یہاں اسلام کا دائرہ وسیع کر لو پھر تو یہ ملک تمہارا ملک ہے ان شاء اللہ کوئی ڈرنے کی بات نہیں میں صاف یہ تم سے کہتا ہوں۔ یہ تمہارا ملک ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ○ ان فی ھذا لبلاغا لقوم عابدین ○ ہم نے زبور کے آسمانی نوشتے میں لکھ دیا ہے اس کا وارث بنانا ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اور جس میں اعلان ہے اور مسلمانے عام ہے پیام ہے عبادت کرنے والوں پر پرہیزگاروں کے لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان کے لئے خوشخبری ہے وہ اس کے لئے کوشش کریں، کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن راستہ اس کا یہ ہے کہ مقصد حکومت نہ ہو، ہدایت کے لئے کوشش کرو اس للہیت کے ساتھ کہ اس کی پیدا ہو جائے گی۔ بس میرے دوستو! میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں اور اللہ کو منظور ہوا تو اس کے بعد بھی موقع آئے گا۔ اللہ تعالیٰ تم کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ بس بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر فضل فرمانا چاہتا ہے تو اسے صحیح سمجھ عطا کر دیتا ہے وہ تمام اختلافات و جھول کر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کرنے والا کام کرتا ہے اور جو جسے کام کرتا ہے اس کی سمجھ ماری جاتی ہے۔ پہلی چیز سلب کی جاتی ہے وہ ہی آخری ہوتی ہے عمر بے کار کاموں میں الجھ جاتی ہے کرنے والا کام کرتی نہیں بس اگر اللہ تعالیٰ کو بہتری منظور ہے اگر قسمت میں ہے تو ان شاء اللہ تم اس میں اپنا وقت صرف کرو گے تھوڑی سی محنت کرو گے اور یہ جو میں نے بات کہی۔ ٹالی کو تھوڑا سا دھکا دے دو بس تم اور تمہاری نسلیں بھی آرام کریں گی اور تم کو یہ ٹالی لے کے اڑتی پھرے گی۔ وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ (ختم شد)

- تمام مضامین صاف اور خوشخط لکھے جائیں۔
- جو دینی مضامین ارسال کئے جائیں اگر وہ ماخوذ ہیں تو ان کتابوں کا حوالہ دیا جانا ضروری ہے۔
- ہر دینی مضمون فل اسکیپ سائز پر لکھا جائے اور تین صفحے سے زائد نہ ہو ورنہ اُسے شامل اشاعت نہیں کیا جائے گا۔
- قسط وار مضامین ارسال نہ کئے جائیں

صوف سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

پردہ اور بے پردگی

افادات حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بے پردگی اور بے حیائی کے نتائج

آجکل بے پردگی کی زہریلی ہوا چل رہی ہے بڑی ہی خطرناک چیز کی طرف مخلوق جارہی ہے اس کے نتائج نہایت ہی خراب نکلیں گے بے حیائی کا بازار تو پہلے ہی سے کھلا ہوا تھا، اب بے باکی بھی شروع ہوگئی اور غضب یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے اس پر استدلال کرتے ہیں جو سراسر دین کی تحریف ہے یہ سب بے حیائی کے کرشمے ہیں۔ بڑے ہی فسق و فجور اور الحاد کا زمانہ ہے۔ چہار طرف سے دین پر حملے ہو رہے ہیں ہر شخص الا ماشاء اللہ نفسانیت پر اترا ہوا ہے جانوروں کی طرح آزاد ہیں۔ اگر حکومت اسلامی ہوتی اور بادشاہ عادل اور دیندار ہوتا تو پتہ چل جاتا کہ ایسی باتیں کیسے کیا کرتے ہیں؟ اب خود اہل حکومت ہی کا یہ مذاق ہے۔ جس سے ہر قسم کی بے حیائیوں کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اگر حدود شرعیہ جاری ہوتیں تو ان جرائم کی کسی کو ہمت بھی نہ ہوتی۔ چوری پر قطع ید ہوتا، زنا پر رجم ہوتا، پھر اس کی کیا ہمت ہو سکتی تھی اور اب کیا ہے۔ بے مہار ہیں جو چاہیں کریں، کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں، معاصی مجالس ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا سے خیر و برکت رخصت ہوگئی۔ آئے دن ارضی و سماوی بلاؤں کا ظہور ہو رہا ہے لیکن عبرت پھر بھی نہیں۔ حق تعالیٰ سب کو ہدایت فرمائیں اور فہم سلیم عطا فرمائیں۔ (الافاضات ص ۱۰۱)

آیت پردہ کے مخاطب

پردہ کی آیت کے متعلق کسی صاحب نے ذکر کیا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی مخاطب تو ازواج مطہرات ہیں فرمایا کہ لوگوں میں بڑی کمی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان محفوظ رکھے اس قدر فتنے ہیں، حالانکہ یہ موٹی بات ہے کہ اگر اس کو مان بھی لیا جائے تو سمجھنا چاہیے کہ وہاں تو احتمال فتنہ کا کم تھا جب وہاں انسداد کیا گیا یہاں تو بدرجہ اولیٰ اور زیادہ ضروری ہے۔ پھر اس کا ذکر آیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ پاجامہ، کرتا، اچکن بھی تو حضور کے زمانہ میں نہ تھا اسے کیوں پہنتے ہو یہ بھی بدعت ہے۔ فرمایا کہ ایک شخص نے اس کے جواب میں خوب کہا کہ تم بھی تو اس زمانہ میں نہ تھے تم بھی بدعت ہوئے پھر فرمایا کہ عجب نہیں کچھ زمانہ میں یہ بھی پیدا ہو کہ کلام مجید کے ہم مخاطب ہی نہیں کیونکہ ہم موجود ہی نہیں تھے پھر نہایت افسوس کے لہجہ میں یہ شعر پڑھا۔

اے ابر اپردہ یثرب بخواب
خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

بہت ہی آفت برپا ہو رہی ہے۔ خدا رحم کرے۔ مصیبت ہے خود بینی بیحد پھیل گئی ہے۔ لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔

(حسن العزیز ج۱ ص ۱۹۳، ملفوظ ۲۶۱)

بے پردگی کے حامیوں کی چند خصوصیات

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک صاحب نے خوب کہا کہ جتنے لوگ بے پردگی کے حامی ہیں سب میں دو چیزیں مشترک ہیں "بے حیائی" اور "عیاشی" واقعی ایسے ہی لوگ بے پردگی کے حامی بنے ہوئے ہیں جن کو "دین سے بے تعلقی" ہے، لیکن اگر ان میں دین نہیں تب بھی آخر غیرت بھی تو کوئی چیز ہے؟

(النور بابت ماہ جمادی الاول ۵۳ھ)

(الافاضات ملفوظ ۲۸۷)

بے پردگی کے حامی نتائج سے بے خبر ہیں۔

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ کم عقل اور بدفہم لوگ جو بے پردگی کے حامی ہیں ان کی اس کے نتائج پر نظر نہیں، یورپ میں اس بے پردگی کی بدولت عورتیں اس قدر خراب اور برباد ہو رہی ہیں کہ مرد عاجز اور پریشان ہیں، کچھ نہیں کر سکتے۔

(الافاضات ج۵ ص ۱۶۲، ملفوظ ۲۴۲)

پردہ اور علمی ترقی۔

ایک ترقی یافتہ کہتے تھے کہ عورتیں پردہ کی وجہ سے ترقی علمی سے رکی ہوئی ہیں میں نے کہا جی ہاں اسی وجہ سے تو چھوٹی قوموں کی عورتیں جو پردہ نہیں کرتی بہت تعلیم یافتہ ہوگئی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تعلیم یافتہ یا غیر تعلیم یافتہ ہونے میں پردہ یا بے پردگی کو کوئی دخل نہیں بلکہ اس میں بڑا دخل توجہ کو ہے۔ اگر کسی قوم کو عورتوں کی تعلیم پر توجہ ہو تو وہ پردہ میں بھی تعلیم دے سکتے ہیں ورنہ بے پردگی میں بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غور کیا جائے تو پردہ میں تعلیم زیادہ ہو سکتی ہے، کیونکہ تعلیم کے لئے یکسوئی اور "اجتماع خیال" کی ضرورت ہے اور وہ گوشۂ تنہائی میں زیادہ حاصل ہوتی ہے اسی واسطے مرد بھی مطالعہ کے لئے گوشۂ تنہائی تلاش کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ طلباء کو اس کا اچھی طرح اندازہ ہے۔ پس عورتوں کا پردہ میں رہنا تو علوم کے لئے معین ہے نہ کہ مانع۔ نہ معلوم لوگوں کی عقلیں کیا ہوگئیں جو پردہ کو تعلیم کا منافی سمجھتے ہیں؟

(مظاہر الآمال)

نقائص پردہ اور بے پردگی میں فرق

پردہ کی وجہ سے جو نقائص رہ جاتے ہیں ان کی

اصلاح آسان ہے اور پردہ دری میں جو مفاسد ہیں ان کی اصلاح بہت دشوار ہے۔

(انفاس عیسیٰ ص۳۰۹)

پردہ میں بے پردگی۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ صاحب پردہ میں بھی فتنہ ہوجاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی پردہ میں کوتاہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی پردہ میں کچھ بے پردگی ہوتی ہے۔ تب فتنہ ہوتا ہے اور اگر پردہ میں ذرا بے پردگی نہ ہو تو کوئی وجہ فتنہ کی نہیں۔

(الابقاء بابت ماہ مارچ ۱۹۴۹ء ص۲۶)

احساس بعد از خرابی بسیار

بے پردگی کے بہت بُرے نتائج ہو رہے ہیں اور یہ کم عقل اور بدفہم لوگ اس وقت سمجھیں گے جب بات ہاتھوں سے نکل جائے گی۔ اس وقت تو دماغ کو چڑھ رہی ہے بدحواس ہو رہے ہیں مگر یہ نشہ بہت ہی قریب اتر جانے والا ہے۔

(الافاضات ۵ ص۱۷۸)

دین کو نفس و خواہش کے تابع بنا رکھا ہے۔

ایک صاحب کے جواب میں فرمایا کہ جن لوگوں نے پردہ اٹھا دیا اور بے پردگی کے حامی ہیں یہ بے غیرت ہیں علاوہ احکام شرعیہ کے طبعی غیرت بھی تو اس سے مانع ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بے غیرت بے حیا پہلے ہی سے تھے اسی لئے انہوں نے دین کو دنیا کی خواہشات اور نفسانیت کا تابع بنا دیا۔ کیا یہ اسلام ہے؟ (الافاضات ۵ ص۲۳۲، ملفوظ ۷۵)

کیا رشتہ داروں کے باہمی تعلقات بے پردگی پر موقوف ہیں۔؟

بعض عورتیں جو مقتدیا ہیں وہ سب نامحرموں سے پردہ کرتی ہیں حتیٰ کہ چچازاد بھائی سے بھی ان کے اوپر بڑے طعن ہوتے ہیں کہ بھلا بھائی سے بھی کہیں پردہ ہوتا ہے۔ عورتوں کے نزدیک چچا کا لڑکا ایسا ہے جیسا سگا بھائی۔ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ سگا بھائی ہے۔ لیکن ایسا بھائی ہے۔ جو سنگ سے ماخوذ ہے اور الف جو آخر میں لگا ہوا ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی بڑی ہانڈی کو ہنڈا کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح یہاں سگا کے معنی ہیں بڑا سنگ۔

عورتیں تو عورتیں ایسے پردہ سے مرد بھی خفا ہیں کسی نے ہمت کر کے اپنے قریبی نامحرم رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنا شروع کیا تو اب چاروں طرف سے اعتراض کی بھرمار ہے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میاں کچھ نہیں اب عزیزوں میں آپس میں محبت ہی نہیں رہی، دوسرے صاحب بھی اینٹھ گئے کہ ان کے گھر جائیں تو کیا دیواروں سے بولیں۔ اب ہم ان کے یہاں جانا ہی بند کر دیں گے۔ سبحان اللہ کیا عزیزوں کے تعلقات اور آپس کا میل جول بے پردگی ہی پر موقوف ہے۔ اگر یہ معنی ہیں تو نعوذ باللہ۔ اللہ میاں پر اعتراض ہے کہ ایسے قریبی رشتہ داروں کو بھی نامحرم قرار دے دیا۔ استغفر اللہ۔ مگر اسی میں بعض ایسی ہمت والیاں بھی ہیں کہ چاہے کوئی ہو وہ کسی نامحرم کے سامنے نہیں آتیں۔ چاہے کوئی بُرا مانے یا بھلا مانے۔ اور اکثر جگہ تو پردہ کی ایسی کمی ہے کہ محرمیت نہیں کچھ نہیں، دُور دُور کے رشتہ داروں کو بے تکلف گھر میں بلا لیتی ہیں اور بے محابا ان کے سامنے آجاتی ہیں۔ یہ بالکل ناجائز ہے اور گناہ ہے۔ مردوں کو چاہیئے کہ وہ انہیں تنبیہ کریں اور سب نامحرموں سے پردہ کرائیں۔ اگر کسی کو ناگوار ہو تو بلا سے ہو۔ کچھ پرواہ مت کرو، ہرگز ڈھیلا پن نہ برتو۔ بلکہ مردوں کو چاہیئے کہ اگر کوئی نامحرم رشتہ دار عورت ان سے پردہ نہ کرے تو وہ خود اس سے چھپا کریں۔

اگر کوئی بُرا مانتا ہے مانا کرے۔ کچھ پروا نہیں کرنا چاہیے بُرا مان کر کوئی کرے گا کیا؟ اچھا تو ہے سب چھوڑ دیں۔ کوئی اپنا نہ رہے۔ یوں ہی تعلق خلق سے گھٹے۔ جب کوئی اپنا نہ رہے گا اور سب توقع منقطع ہو جائے گی تب تو سوچے گا کہ بس جی اب تو اللہ میاں ہی سے تعلق پیدا کرنا چاہیے۔ بقول کسے ؎

جب کیا تنگ بتوں نے تو خدا یاد آیا۔

اب کچھ کا کر اعزہ، اقربا، یار دوست یہ سب حجاب تھے۔

اب کوئی حجاب نہ رہا (بقول جامی)

اب تو میں ہوں اور شغل یاد دوست

سارے جھگڑوں سے فراغت ہو گئی)

اب خدا کے ہو، جتنے تعلقات کم ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔ اور بھائی یہ تو سوچو کہ کسے کسے راضی کرو گے؟ راضی تو ایک ہی ہوتا ہے۔ کئی تو راضی ہوا نہیں کرتے۔ تو حضرت یہ کیجئے کہ صرف ایک اللہ کو راضی رکھیے۔ بہت سے آدمیوں کو کہاں تک راضی رکھئے گا۔ (وعظ طریق القلندر)

گناہوں کا اثر دنیا میں

منظور احمد الحسینی

- گنہگار کو خدا تعالیٰ سے وحشت ہوجاتی ہے۔
- گنہگار کو انسانوں سے وحشت ہونے لگتی ہے۔
- گنہگار کو اکثر کاموں میں دشواری پیش آتی ہے۔
- گنہگار کے دل میں ایک تاریکی سی رہتی ہے
- گنہگار کتنا حسین ہو مگر اس کا چہرہ بے رونق رہتا ہے
- گنہگار کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں بغض رہتا ہے
- گنہگار سلسلہ وار نیک کاموں سے محروم ہوجاتا ہے
- گنہگار گناہوں میں گھر جاتا ہے۔
- گنہگار کے لئے گناہوں کا چھوڑنا دشوار ہوجاتا ہے
- گنہگار کو توبہ کی توفیق بالکل نہیں ہوتی
- گنہگار کے دل سے گناہ کی برائی نکل جاتی ہے۔
- گنہگار شخص معافی سے دور ہوجاتا ہے
- گنہگار شخص ملعونوں کا وارث بنتا ہے۔
- گنہگار شخص اللہ کے نزدیک بے قدر و خوار ہوجاتا ہے
- گنہگار کی عزت مخلوق کے دل میں نہیں رہتی۔
- گنہگار پر سب مخلوقات لعنت کرتی ہے۔
- گنہگار شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت میں داخل ہوجاتا ہے۔
- گنہگار شخص فرشتوں کی دعا سے محروم ہوجاتا ہے۔

- گنہگار کے دل سے اللہ کی عظمت نکل جاتی ہے۔
- گنہگار کی عزت اللہ کی نظر میں نہیں رہتی۔
- گنہگار لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہوجاتا ہے۔
- گنہگار کو ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے۔
- گنہگار کے دل میں گناہ بس جاتا ہے۔
- گنہگار کے منہ سے مرتے وقت کلمہ نہیں نکلتا۔
- گنہگار شخص بے توبہ مرتا ہے۔
- گنہگار رحمت سے ناامید ہوجاتا ہے۔
- گناہ کیوجہ سے دل میں کمزوری آتی ہے۔
- گناہ کرنے کی وجہ سے توبہ کا ارادہ کمزور ہوجاتا ہے۔
- گناہ کی برائی کم ہوتے ہوتے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔
- گناہ کی نحوست کا اثر دوسری مخلوقات کو بھی پہنچتا ہے۔
- گناہ کی وجہ سے قحط پڑتا ہے۔
- گناہ کرنے سے عقل میں فتور اور فساد آتا ہے۔
- گناہ کرنا کم عقل کی دلیل ہے۔
- گناہ کی وجہ سے عمر گھٹتی ہے۔
- گناہ کی وجہ سے رزق کم ہوجاتا ہے، برکت جاتی رہتی ہے۔
- گناہ کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی خرابیاں زمین میں پیدا ہوتی ہیں۔
- گناہ کرنے سے حیا وغیرت جاتی رہتی ہے۔
- گناہ کرنے سے نعمتیں سلب ہوجاتی ہیں۔
- گناہ سے بلاؤں اور مصیبتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔
- گناہ کرنے سے ذلت کے خطاب ملتے ہیں۔
- گناہ کرنے سے شیاطین مسلط ہوجاتے ہیں۔
- گناہ کرنے سے دل کا اطمینان جاتا رہتا ہے۔

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

وساوس کی پرواہ نہ کیجئے

شمس الدین — نواب شاہ

س:۔ میرے دل میں بہت وسوسے پڑتے ہیں اور مذہب کی طرف دل راغب نہیں ہوتا ہے۔ عقل قدرت کو مانتی ہے کہ یہ سب زمین وآسمان سب اس کا کمال ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیر البشر ہیں، اور اللہ کے فضل سے دین کی معلومات بھی ہیں، اس کے باوجود پھر بھی کئی قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں

ج:۔ ان خیالات سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ ان کی پرواہ نہیں کی جائے۔ چونکہ یہ غیر اختیاری ہیں اس لئے ان کی پرواہ نہ کی جائے۔ نہ ان کی طرف التفات کیا جائے، کچھ دیر بعد خود ہی جاتے رہیں گے۔

وراثت کی تقسیم

محمد احمد بیگ ——— کراچی

س: (۱) میری والدہ مرحومہ کے نام ایک مکان ہے، اس پر گورنمنٹ کے دو محکموں کا تقریباً سوا لاکھ روپیہ واجب الادا ہے اور مکان کو ایک محکمہ سے چھڑانے پر میری بھی کچھ رقم خرچ ہوئی ہے۔

(۲) والد کا انتقال والدہ سے قبل ہوا ہے۔ مرحوم والدین کے ورثاء میں ایک لڑکا (راقم الحروف) اور چھ عدد لڑکیاں (بہنیں) ہیں جو کہ سب بالغ وباشعور ہیں۔

(۳) میری بہنوں نے مجھے مذکورہ بالا مکان کو فروخت کرنے کا کلی، قانونی اختیار (جنرل پاور آف اٹارنی) دے دیا ہے اور مکان چار لاکھ پانچ ہزار روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ عدالت نے بھی مجھے مکان کی فروخت کا اختیار دے دیا ہے۔

(۴) کسی بہن یا دوسرے کسی رشتہ دار کا (علاوہ میرے والد مرحوم کے) کوئی سرمایہ اس مکان کی مد میں خرچ نہیں ہوا ہے۔

(۵) میں کسی حصہ دار کی حق تلفی نہیں چاہتا ہوں۔ مکان کی فروخت کے بعد جو رقم وصول ہوگی اس رقم میں پہلے گورنمنٹ کے محکموں کی واجب الادا رقم منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم میں سے کتنے حصے کئے جائیں گے؟ اور ہر لڑکی (بہن) کو اور مجھے (لڑکے کو) کتنا کتنا حصہ ملے گا؟ میں نے کچھ رقم مذکورہ مکان کو گورنمنٹ کے محکموں سے چھڑانے میں خرچ کی ہے، مثلاً گورنمنٹ کی فیس آنے جانے کا کرایہ وغیرہ، تو یہ خرچ اپنا حصہ وغیرہ لینے کے بعد بقیہ رقم میں سے وصول کر دوں، یا اپنا حصہ نکالنے سے قبل؟ اگر کوئی حصہ دار مکان کی رقم میں سے اپنا حصہ بخوشی بینا نہ چاہے تو کیا مجھے قبول کر لینا جائز ہوگا، اور اس رقم پر میرا پورا اختیار ہوگا؟

ج:۔ مکان کی قیمت کے آٹھ حصے ہوں گے، دو آپ کے اور ایک ایک ہر بہن کا۔

۲۔ آپ نے جو رقم خرچ کی ہے، وہ منہا کر کے باقی رقم تقسیم ہوگی۔

۳۔ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ لینا نہ چاہے اس کو اختیار ہے، جس کو چاہے اپنا حصہ دیدے۔

وقف کا مسئلہ

ایک صاحب — کراچی

س:۔ انصار برادری کے ایک مخیر شخص جناب رحیم الدین انصاری (مرحوم) نے آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل ایک پلاٹ مدرسہ "القرآن" کے لئے وقف کیا اور اس وقت سے مدرسہ عربی تعلیم کے سلسلے میں کام کر رہا ہے، ایک عرصے کے بعد مدرسہ کی حالت خستہ اور ناقابل استعمال ہو گئی جس کے بعد برادری کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں برادری کے چند افراد کو منتخب کرنے کے بعد ایک جمعیت انصار کی داغ بیل ڈالی گئی، اور مدرسہ کا نظام اس کی زیر نگرانی دے دیا گیا۔ ان لوگوں نے مدرسہ کی تعمیر کے نام پر برادری کے لوگوں سے اور ساتھ ہی دوسرے لوگوں سے چندہ وصول کیا اور دو منزلہ عمارت تعمیر کرائی۔ نیچے کی منزل میں مدرسہ چل رہا ہے، اور اوپر کی منزل کرائے پر دیدی گئی ہے۔ جمعیت انصار نے بنک میں دو اکاؤنٹ کھلوائے ہیں۔ ایک مدرسے کے فنڈ کے نام سے اور دوسرا جمعیت الانصار کے فنڈ کے نام سے ہے۔ جمعیت الانصار کے فنڈ میں جمعیت کے ممبران کا سالانہ چندہ تقریباً [illegible] روپے اور اوپر کی منزل کا کرایہ جمع ہوتا ہے، جبکہ مدرسے کے اکاؤنٹ میں (جو مدرسہ کے لئے ماہانہ چندہ وصول کیا جاتا ہے) وہ جمع کرایا جاتا ہے۔

جمعیت الانصار کے فنڈ سے الیکشن، پمفلٹ، دفتری کارروائی، فرنیچر وغیرہ وغیرہ کے لئے خرچ کیا جاتا ہے (جبکہ مدرسہ کی اوپر کی منزل کا کرایہ بھی اس میں جمع ہوتا ہے جو خالص مدرسہ کی تعمیر کے لئے چندہ وصول کر کے بنائی گئی ہے) وہ مندرجہ بالا امور کے لئے جائز ہے یا نہیں

مزید عرض ہے کہ مدرسہ کا فنڈ ختم ہونے کی صورت میں جمعیت کے فنڈ سے بیشتر اوقات خرچ کیا جاتا ہے؟

ج:۔ یہ جگہ وقف کنندہ نے مدرسہ دار القرآن کے لئے وقف کیا ہے، اس لئے اس پلاٹ کو کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا، اگر اوپر والی منزل مدرسہ کے نام پر جمع شدہ فنڈ سے تعمیر کی گئی ہے اور یہ عمارت مدرسہ کی نہیں تو یہ غصب ہے، اس عمارت کا ہٹا دینا ضروری ہے۔

زکوٰۃ کا مسئلہ

ایک مسلمان

س: میں پاک آرمی میں ملازم ہوں، میری یونٹ کے ایک میجر صاحب نے آج ہی مجھ سے مسئلہ پوچھا کہ کیا جسے زکوٰۃ کا پیسہ دیا جائے اسے بتلانا ضروری ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے؟ میں نے کہا نہیں تو۔ پھر انہوں نے ایک اور سوال کیا کہ بتلائیں شرعی لحاظ سے یہ جائز ہے کہ ایک شخص کا کوئی ذاتی اور جائز کام رکا ہوا ہے، مثلاً اس نے بجلی کا کنکشن لینا ہے جو محکمہ والے بغیر رشوت کے نہیں دیتے یا ایسا ہی کوئی دوسرا جائز حق ہے، مگر بغیر رشوت کے مل نہیں سکتا تو وہاں پر اسے زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے؟ اور کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

میں نے انہیں بتایا کہ زکوٰۃ کے مصارف متعین ہیں اور ان کے بغیر یہ ادا نہیں ہو سکتی تو وہ کہنے لگے کہ ہمیں کسی بڑے علامہ، ڈاکٹر اور پروفیسر وغیرہ کی معرفت پتہ چلا ہے کہ یوں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور رشوت کے گناہ سے بھی بچا جا سکتا ہے دلیل یہ ہے کہ رشوت لینے والے ضرورت مند ہوتے ہیں، تبھی تو رشوت مانگتے ہیں، اس پر میں نے بتلایا کہ ضروری نہیں کہ وہ ضرورت مند ہوں، دولت مند ہوتے ہوئے بھی رشوت لیتے ہیں، اس کا مختصر جملوں میں حل بتلائیں؟

ج:۔ زکوٰۃ کے ادا ہونے کے لئے ایک شرط تو یہی ہے کہ جس کو زکوٰۃ دی جائے وہ زکوٰۃ کا مستحق ہو، اگر معلوم نہیں کہ وہ مستحق ہے یا نہیں تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی مشکوک ہی ہوگی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ زکوٰۃ کی جو رقم دی جائے وہ ذاتی کام کا معاوضہ نہ ہو، ورنہ یہ دینا فی سبیل اللہ نہ ہوگا۔ نہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور نہ ثواب ملے گا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ کے میجر صاحب کو اس مختصر تحریر سے اطمینان ہو جائے گا، نہ ہو تو ان سے گذارش کیجئے کہ وہ مجھے براہ راست لکھنے کی زحمت فرمائیں۔

رمی کا مسئلہ

عبیدہ خاتون — کراچی

س:۔ میں حج کا مقدس فریضہ انجام دے کر ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء کو واپس کراچی آگئی ہوں، مگر جب سے آئی ہوں، عجیب سی پریشانی لاحق ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے وہاں یعنی حج کے موقع پر کچھ نہیں کیا، اور حقیقت میں وہ تمام دعائیں جو کتابوں میں درج تھیں، ان میں سے کوئی بھی نہیں پڑھیں۔ خانہ کعبہ میں ہر وقت ڈر اور خوف سوار تھا۔ صرف کلمہ استغفار درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھا اور طواف خانہ کعبہ میں بھی یہی چیزیں پڑھتی تھی، روضہ مبارک پر اس قدر رش تھا کہ وہاں داخل ہونا بہت مشکل تھا، نہ وہاں سلام پڑھ سکی اور نہ ہی کوئی دعا کر سکی۔ باہر سڑک پر سے دعائیں پڑھتی رہتی تھی، اور حج کے موقع پر جمرات کے مقام پر تیسرے دن شیطان کو کنکریاں نہ مار سکی، اور نہ ہی میرا بیٹا کنکریاں مار سکا اس دن اس قدر رش تھا کہ جان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا اور اب یہ کیفیت ہے کہ کسی کام اور کسی چیز میں دل نہیں لگتا ہے، بس یہی خواہش کہ دوبارہ وہاں جاؤں اور تمام ارکان دوبارہ سے ادا کروں۔ گھر میں بھی پریشانی ہے، آپ دعا فرمائیے اور وظیفہ بھی بتلائیں۔

ج: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حج سے بخیر و عافیت واپسی مبارک ہو، کتابوں میں جو دعائیں لکھی ہیں، ان کا پڑھنا کوئی ضروری نہیں، اس لئے ان کے نہ پڑھے جانے پر کوئی افسوس نہ کریں، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری عورتوں کے لئے کوئی ضروری نہیں، بلکہ رش ہو تو جائز بھی نہیں، آپ نے بہت اچھا کیا کہ باہر کھڑے ہو کر سلام پڑھ لیا۔ شیطان کو کنکریاں جو نہیں ماریں یہ غلط کیا، آپ دونوں پر اس کا دم واجب ہے، یعنی ایک ایک بکرے کی قیمت کسی مکہ مکرمہ جانیوالے کے ہاتھ بھجوا دیں اور وہ بکرے خرید کر وہاں حدود حرم میں ذبح کرا دے۔ یا اس کی قیمت مدرسہ

باقی ص۳۰ پر

اکرم عزنی ایک گمراہ اور گستاخ رسول

مولانا عبدالرشید انصاری

لاہور میں مینار پاکستان سے راوی پل کی طرف جائیں تو راستے میں دائیں جانب ایک عمارت پر محمدن اورینٹل ڈسپنسری کا بورڈ آویزاں نظر آیا کرتا تھا۔ اب یہ بورڈ ہٹا دیا گیا ہے اور قبل ازیں یہ بھی ادارہ عالمی تحریک حکمت و طب مشرق و اسلام پاکستان (رجسٹرڈ) ہوا کرتا تھا۔ ہم نے کبھی اس طلسم کدہ کے بارے میں جاننے کے لئے وقت صرف کرنا مناسب نہیں سمجھا مگر کچھ دنوں سے اخبارات میں محمدیہ شریعت محاذ پاکستان اور مدرسہ آف قرآنی قانون کے نئے نئے ناموں سے تسلسل کے ساتھ اشتہارات چھپنے لگے تو ہماری بھی توجہ ادھر گئی ہم نے اس بد باطن شخص کا لٹریچر بھی حاصل کر لیا ہے جسے وہ اخباری اشتہار بازی کے ذریعے فروخت کرکے دولت جمع کرتا اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتا ہے۔ اس شخص کا لکھنا ہے کہ:

- ۱۸۵۷ء میں دین اسلام کے تمام علوم انگریزوں نے نذر آتش کر دیئے تھے اور دنیا بھر میں علماء جس شریعت کی تدریس و اشاعت کر رہے ہیں، یہ دین نہیں ہے۔
- احادیث نبوی کی ساری کتابیں یونانیوں کی سازش ہیں۔
- قرآن مجید طبی نسخہ جات کی کتاب اور خدا کی مخلوق ہے۔
- قرآن مجید حضور نبی اکرم کا جسم ہے۔
- حدیث نبوی امت اور قرآن کے درمیان رکاوٹ ہے۔ یہ رکاوٹ مضحکہ خیز ہے۔ اس لئے حدیث کو قرآن سے دور ہٹایا جائے۔
- یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ کا ترجمہ اے معالجو میری نعمت کو یاد کرو۔
- معالج قرآن کو اس نے سینے سے لگائے ہوئے ہیں کہ

اَقَامتَ الصَّلٰوۃ منگوائیں

منجانب: جامعۃ القرآن ۔۔۔

یہ حکمت یعنی علاج معالجہ کی کتاب ہے۔ اس نے اس کتاب کے کلیات کے متعلق حکماء ہی کو علم ہوتا ہے۔

- الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ترجمہ:۔ یہ کتاب علاج معالجہ کے قوانین کی واضح کتاب ہے پھر اس کے نسخے ایک خبردار معالج نے ترتیب دئے گے۔
- سنت کے معنی عملی تجربہ سے حاصل ہونے والے وجود یا ماحاصل کے ہوتے ہیں۔ سنت کے معنی کسی شور کے وجود کے ہوتے ہیں۔۔۔۔ فھل ینظرون الا سنت الاولین: ترجمہ:۔ پس کیا تم نے پہلوں کی مشاہداتی شکل نہیں دیکھی؟
- غیر مسلموں نے حضور نبی کریم کو جھٹلانے کے لئے تاریخ تصنیف کو حدیث کا نام دے دیا ہے۔ ہندو عیسائی اور یہودی کہتے ہیں کہ قرآن سمجھنے کے لئے حدیث لازم ہے۔ حدیث کے معنی تقریر یا لیکچر یا مختلف عبارت کے ہوتے ہیں یونانی کہتے ہیں احادیث بھی قرآن کی طرح حفظ ہو جاتی ہیں سینکڑوں حفاظ حدیث انہوں نے چھوڑ رکھے ہیں۔
- سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کا ترجمہ: ہم نے کائنات کی روح یا مبدأ یا منبع کا وجود تصوس یا جامد بنانے والے وقفے میں نازل کیا ہے۔ یا محمدؐ آپ کیا سمجھے ہیں کہ لیلۃ القدر یعنی السماء کو یا خلاء کو ٹھوس یا نور بنانے والا وقفہ آپ ہی تو ہیں۔
- اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ خلاء اور مادہ کے درمیان تسلسل کا نام ہے۔
- یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اے محمدؐ آپ حکیم ہیں اور قرآن آپ کی کتاب ہے۔
- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کے سوا کوئی معالج نہیں ہے۔ محمد اس کا آزمودہ ثبوت ہیں۔

یہ ہیں وہ خرافات و کفریات قرآن اور نبیؐ کے بارے میں۔ یہ وہ بیہودہ خیالات ہیں جن کو مختلف

قانون کب حرکت میں آئے گا؟

شرعی وکیل بنیئے

اداروں کے نام سے ایک شخص چھاپ رہا ہے فروخت کر رہا ہے، وہ دولت اکٹھی کر رہا ہے اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کر رہا ہے اور اخبارات اس کے اشتہارات شائع کر رہے ہیں اور پڑھے لکھے سادہ لوح بیروزگار افراد اس کے دام عزازیل کا شکار ہو رہے ہیں۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ ہم دشمنان صحابہؓ اور باغیان سنت نبوی کی سازشوں سے پردہ اٹھاتے ہیں تو حکومت کی جانب سے ہمارے نام نوٹس جاری ہونے لگ جاتے ہیں۔ اور یہاں ایک شخص اسلام دشمنی کی جانب سے نازل ہونے والی آخری کتاب ہدایت قرآن کو طبی نسخوں کی کتاب کہہ رہا ہے، حدیث نبوی کے خلاف زہر اگل رہا ہے، پوری امت کے علماء کو یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے ایجنٹ قرار دے رہا ہے۔ اور نبوت

نے اس کے اداروں کو رجسٹرڈ کر کے ... سے ... اسے ... شخص خود کو ... علامہ ڈاکٹر ... والا ایک ادارہ ... اداروں کو پاکستان ... قرآن و حدیث اور ... وسلم کی ... کر رہا ہے ...

سچے ہے ہنگام عابدوں کی مساجد میں پنجگانہ پشیماں میں ملاکر عبادت کا سرشانی ... نہیں چند سال پہلے یہ شخص امام وقت ہونے کا بھی دعویٰ کر چکا ہے اور اب کہتا ہے احادیث کو قرآن سے دور ہٹاؤ! ہم کہتے ہیں اس گستاخ اور گمراہ کو دنیا سے دور ہٹاؤ۔ پاک سرزمین پر ایسے ناپاک شخص کو رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اس کے اداروں کی سرپرستی کرنے والے سرکاری افسروں اور ہم نکر عناصر کو بھی پکڑ کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ ہمیں تو اس کا لٹریچر اور اشتہارات پڑھ کر یوں محسوس ہوا جیسے مرزا غلام احمد قادیانی کی روح جہنم سے بھاگ آئی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی پاسداری کو ارباب اقتدار اگر اپنا ایمان اور فرض سمجھتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ مسمی اکرم عربی لاہوری کو فوراً گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائیں اور اس کے اداروں پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے لٹریچر کو سر عام نذر آتش کیا جائے۔

علامہ کورس کا داخلہ

جامعۃ القرآن بذریعہ ڈاکٹر علامہ محمد اکرم عربی ...
منجانب: جامعۃ القرآن بذریعہ ... علامہ محمد اکرم عربی

احادیث کو قرآن سے دور ہٹایا جائے

علامہ کا ... ترت مذہبی امور سے دور ہٹ

منجانب: جامعۃ القرآن بذریعہ علامہ محمد اکرم عربی
صدر تحریک شریعت محاز اے پاکستان (رجسٹرڈ)
۹۰۔ راوی روڈ، لاہور ۳۰
(فہرست کتب مفت طلب کریں)

ختم نبوت زندہ باد

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطبّ صدّیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدّیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر موسم گرما ۷۔تا۔۱۲ ۵۔تا۔۸ موسم سرما ۹۔تا۔۲ ۵۔تا۔۷ ○

غرباء، طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۳: عام امراض کا فارم۔ ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدّیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

مرزا قادیانی کی عربی دانی کی حقیقت

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ

مرزا غلام احمد کو عربی ادب و شعرگوئی کا پر نوچنے میں بڑا کمال تھا۔ بلکہ یہ کمال اعجازی درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ مرزا کی عربی زبان اس قدر بجر ہے کہ اس کے پڑھنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ علماء اس کی عربی تحریروں میں ہمیشہ غلطیاں نکالتے رہے۔ مگر نصف صدی کا طویل زمانہ گذر جانے کے باوجود یہ سلسلہ ہنوز منقطع نہیں ہوا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ مرزائیوں نے اپنے مسیح کو "السلطان القلم" کا لقب دے کر علم و ادب کا منہ چڑایا ہے۔

مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی شاید سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مرزا کی عربی تحریروں پر تنقیدی نگاہ ڈالی۔ انہوں نے سب سے پہلے مرزا کی کتاب "دافع الوساوس" کا مطالعہ کیا اور اس میں چھیاسٹھ غلطیاں نکال کر شائع کیں۔ مرزا نے ان اغلاط کو صحیح ثابت کرنے کے بجائے حسب عادت گالیاں دے کر کلیجہ ٹھنڈا کر لیا جو صاحب اس فہرست اغلاط کے دیکھنے کے شائق ہوں وہ رسالہ اشاعت السنۃ (جلد ۱۵ ص ۳۱۶ ۔ ۳۲۸) کا مطالعہ فرمائیں۔

مولوی محمد حسین تو ایک بڑے فاضل تھے وہ اس کی اردو تحریروں میں سینکڑوں ہزاروں غلطیاں نکال سکتے تھے مگر بعض غیر علماء بھی اس فن کی انجام دہی سے قاصر نہ تھے۔ چنانچہ رسالہ "کرامات الصادقین" کے متعلق مرزا نے اعلان کیا کہ جو شخص اس میں سے کوئی غلطی نکالے گا اسے فی غلطی پانچ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بابو احمد الدین کلرک محکمہ انکم ٹیکس سیالکوٹ جنہوں نے محض ایف اے یا بی اے کلاس کی عربی تعلیم حاصل کی تھی۔ اس خدمت پر کمربستہ ہوئے اور رسالہ کے ابتدائی چند صفحات کو سرسری نظر سے دیکھ کر جھٹ گیارہ غلطیاں نکالیں۔ اور بذریعہ رجسٹری بھیج کر پچپن روپے انعام کا مطالبہ کیا لیکن مرزا نے نہ صرف وعدہ انعام کا ایفا نہ کیا بلکہ ایسی چپ سادھی کہ گویا اس قسم کا کوئی اعلان ہی نہیں کیا تھا (اہل حدیث امرتسر ۱۰ اگست ۱۹۱۶ء)

بابو احمد الدین نے دو غلطیاں اخبار زمیندار سیالکوٹ مورخہ ۸ اگست ۱۹۱۶ء میں چھپوا دیں۔ اس پر مرزا غلام احمد اور اس کے پیروؤں کو بہت خفت اٹھانا پڑی (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ ص ۵۲) اسی طرح مولوی عبدالعزیز صاحب پروفیسر مشن کالج پشاور نے بڑے طمطراق سے رسالہ کرامات الصادقین کی غلطیاں نکالیں۔ مگر مرزا نے ان کو بھی کچھ انعام نہ دیا۔ جو حضرات ان اغلاط کے دیکھنے کے خواہش مند ہوں وہ جریدہ "اہل حدیث" (کی ۲۱ جولائی ۱۹۱۶ء اور ۲۸ جولائی ۱۹۱۶ء کی اشاعتوں) کا مطالعہ فرمائیں۔

مرزا نے ۲۲ فروری ۱۹۰۱ء کو رسالہ "اعجاز المسیح" جس میں سخت ملحدانہ انداز میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھی تھی... شائع کیا۔ اور اسے قرآن پاک کی طرح معجزہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ مرزائیوں نے اس کی اشاعت پر بڑا اودھم مچایا۔ اور

عبدالرحمن یعقوب باوا

"یاجوج" کی فتح کے لئے مرزا قادیانی کی دعاء

احادیث مبارکہ میں قرب قیامت کی بہت سی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان نشانیوں میں ایک نشانی یاجوج ماجوج کا خروج ہے یاجوج ماجوج کے بارے میں احادیث شریف میں آتا ہے کہ وہ بڑی تعداد میں اس طرح تیزی سے نکلیں گے کہ ہر بلندی سے پھسلتے معلوم ہوں گے شہروں کو روندڈالیں گے زمین میں تباہی مچادیں گے اور جس پانی پر سے گزریں گے اسے پی کر ختم کر دیں گے گویا یاجوج ماجوج زمین پر زبردست تباہی پھیلانے کا باعث بنیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو اس وقت آسمان سے دنیا میں نازل ہو چکے ہوں گے) کے پاس شکایت لے کر جائیں گے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کریں گے

ہم حدیث کی روشنی میں مرزا قادیانی کے بارے میں دیکھتے ہیں جو بزعم خویش مثل مسیحیت ہیں کہ وہ اس علامت اور نشانی کے مطابق فٹ آتا ہے یا نہیں اس امر کا جب جائزہ لیا گیا تو معاملہ بالکل برعکس نکلا۔ مرزا قادیانی یاجوج ماجوج کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

"اب ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانے میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہ ہو سکیں..... یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا چاہے فتح دے گا چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے ہر ایک سعادتمند کو دعا کرنی چاہئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کا ہمارے سر پر بہت احسان ہیں" (روحانی خزائن جلد نمبر ۳ ازالہ اوہام ص ۳۷۳ طبع ربوہ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

مرزا غلام قادیانی نے یہاں "یاجوج ماجوج" کی حقیقت جو بیان کی اس کے مطابق یاجوج سے مراد انگریز" اور ماجوج سے مراد روس ہے۔ چونکہ یاجوج یعنی انگریز نے مرزا قادیانی کی نبوت کو پروان چڑھانے میں زبردست سرپرستی کی ہے اس لئے مرزا قادیانی نے یاجوج کے حق میں دعا کی ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ سچے مسیح علیہ السلام جب تشریف لائیں گے اور یاجوج ماجوج کا فتنہ ظاہر ہوگا تو مسیح علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کریں گے

اب اس سچے مسیح علیہ السلام اور جھوٹے کاذب کے درمیان فرق صاف ظاہر ہے افسوس ہے ان عقل کے اندھوں پر جو پھر بھی مرزا کذاب کے پیروکار بن کر جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔

کیا کہ قرآن کے بعد اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔" علماء امت نے فرمایا کہ دعویٰ اعجاز تو چھوٹا منہ بڑی بات ہے اس کی عبارت تک درست نہیں۔"

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے کتاب "سیف چشتیائی" میں نہ صرف "اعجاز المسیح" کی غلطیوں کے انبار لگا کر مرزائیوں کی حماقت ظاہر کی بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ "سلطان القلم" صاحب نے کس کس کتاب سے کیا کیا عبارتیں چرائی ہیں۔ جو صاحب ان اغلاط و سرقات کو دیکھنا چاہیں وہ کتاب "سیف چشتیائی" (صفحات ۷۰۔۸۰) کی طرف رجوع فرمائیں۔

حضرت پیر صاحب کو اس تنقید کے انعام میں بارگاہ قادیاں سے یہ اعزاز بخشے گئے "نادان، چور، کذاب، نجاست خور وغیرہ" (نزول المسیح مؤلفہ مرزا غلام احمد ص ۷۰) جاہل بے حیا سرقہ کا الزام دینا تو گوہ کھانا ہے (نزول المسیح ص ۶۳) اے جاہل بے حیاء اول عربی بلیغ و فصیح میں کسی سورہ کی تفسیر شائع کر پھر حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے (نزول المسیح ص ۶۲) غرض مرزا نے "نزول المسیح" کے بیس صفحے (۶۲۔۸۱) صرف حضرت پیر صاحب کے خلاف دریدہ دہنی کے لیے وقف کر دیئے ہیں۔

یاد رہے کہ مولوی محمد حسن صاحب فیضی نے جو موضع بھین ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ رسالہ "اعجاز المسیح" کے مقابلہ میں اس سے ہزار درجہ بہتر اور فصیح و بلیغ کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ مرزائیت کی پامالی میں جو شاندار کارنامے فیضی صاحب سے معرض ظہور میں آئے انہیں "رئیس قادیان" میں ملاحظہ فرمایئے۔

۲۹۔۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو موضع مُدّ ضلع امرتسر میں مرزائیوں سے اہل حق کا ایک مناظرہ ہوا جس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے مرزائیت کو اس بری طرح پامال کیا کہ مرزائی لوگ اس کی تلخی آج تک محسوس کر رہے ہیں۔ مرزائی مناظر نے جس کا نام سرور شاہ تھا کتاب "اعجاز المسیح" کو مرزائی معجزہ کی حیثیت سے پیش کیا لیکن مولوی ثناء اللہ نے یہ ثابت کر کے اس کا منہ بند کر دیا کہ اس میں بے شمار اغلاط و سرقات ہیں۔ تاہم ابھی زیر رسد۔ جب شکست خوردہ مرزائی مناظر نے قادیان پہنچ کر یہ دردناک داستان ہزیمت مرزا کو سنائی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا اور بزعم خود مولوی ثناء اللہ کے دانت کھٹے کرنے کے لیے ایک رسالہ بنام "اعجاز احمدی" جس میں کچھ اردو نثر اور کچھ عربی نظم تھی لکھا اور مولوی ثناء اللہ کو چیلنج دیا کہ اگر اس ضخامت کا رسالہ پانچ دن میں لکھ دکھاؤ تو تم کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔"

اس رسالہ سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ جس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کا معجزہ دیا گیا تھا، اسی طرح رسالہ "اعجاز احمدی" میرا معجزہ ہے۔ حالانکہ اس میں اگر کوئی اعجازی شان پائی جاتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ جواب کے لیے وقت کی تحدید کی جاتی اور قرآن کی طرح صلائے عام نہ دی جاتا کہ قیامت تک جو شخص بھی چاہے اس کی مثل پیش کرے۔ اس چیلنج کے جواب میں مولوی ثناء اللہ نے ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار میں مرزا سے مطالبہ کیا کہ پہلے تم ایک مجلس منعقد کرو۔ جس میں میں اس قصیدے کی صرفی، نحوی، عروضی ادبی غلطیاں پیش کروں گا۔ اگر تم ان غلطیوں کا جواب دے سکے تو پھر میں زانو بہ زانو بیٹھ کر تم سے عربی نگاری کا مقابلہ کروں گا۔ یہ کیا مضحکہ خیز حرکت ہے کہ خود تو کسی بڑی مدت میں کوئی مضمون لکھو اور اپنے مخاطب کو کسی محدود وقت کا پابند بناؤ۔ اگر تم مؤید من اللہ ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ میرے مقابلہ میں برسر میدان طبع آزمائی کرو۔" مگر مرزا نے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور یہی چپ سادھی کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ بہرحال یہ رسالہ بھی رسالہ "اعجاز المسیح" کی طرح اغلاط سے مملو ہے۔ ہاں اگر اس کو اس لحاظ سے معجزہ بے مثل کہیں کہ جعل نگاری میں دنیا کے اندر اس کی کوئی مثل نہیں۔ تو اس کے اعجاز سے کسی کو انکار نہ ہوگا۔ جو حضرات "اعجاز احمدی" کے اغلاط دیکھنا چاہیں وہ کتاب "الہامات مرزا" (صفحات ۹۸۔۱۰۲) کا مطالعہ فرمائیں۔

قصیدہ اعجازیہ میں بھی دوسری مرزائی تالیفات کی طرح گالیوں کی بھرمار ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو خبیث، کتا، کمینہ، کژدم وغیرہ القاب سے یاد کیا ہے۔ اس نام نہاد قصیدہ کے مقابلہ میں قاضی ظفر الدین صاحب مرحوم سابق پروفیسر اورینٹل کالج لاہور جو ہمارے ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ ایک قصیدہ بنام قصیدہ رائیہ شائع کیا جس کے ۶۲ اشعار نمونۃً کتاب "الہامات مرزا" (ص ۱۰۳۔۱۰۵) میں نقل کیے گئے ہیں۔ "اعجاز احمدی" کے جواب میں مولانا غنیمت حسین صاحب مونگیری نے بھی ایک کتاب "ابطال اعجاز مرزا" دو حصوں میں لکھی۔ پہلے حصے میں مرزائی نظم کے اغلاط ظاہر کئے اور دوسرے حصے میں ساڑھے چھ سو اشعار کا نہایت فصیح و بلیغ عربی قصیدہ لکھا۔ یہ رسالہ چھپ چکا ہے اور پنجاب میں بعض حضرات کے پاس موجود ہے۔ مولانا اصغر علی صاحب روحی سابق پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے بھی "اعجاز احمدی" کے جواب میں ایک قصیدہ شائع کیا۔ اس قصیدہ کا مطلع یہ تھا

تسیر الی ربع الحبیب الزوامل
فیالک شوقا ھیجتہ المنازل

اونٹنیاں منزل حبیب کی طرف جا رہی ہیں
اللہ رے وہ شوق جس کو منازل نے ابھارا ہے

اسی طرح ایک قصیدہ مولوی محمد حسن فیضی مرحوم متوطن موضع بھین ضلع جہلم نے بصنعت غیر منقوط شائع کیا۔ یعنی اس قصیدہ کے کسی لفظ میں کوئی نقطہ دار لفظ نہیں تھا۔ جو صاحب اس قصیدہ کا نمونہ دیکھنا چاہیں وہ رسالہ "تازیانۂ عبرت" (ص ۴۷۔۴۸) کی طرف رجوع فرمائیں۔ فیضی صاحب کا قصیدہ انجمن نعمانیہ لاہور کے ماہوار رسالہ میں شائع ہوا تھا۔ لیکن مرزا کو

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

ختم نبوت زندہ باد
ہوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

حیاتِ عیسیٰ اور مرزا قادیانی کا اقرار و انکار

ڈاکٹر عبداللہ جتوئی مرحوم

قرآن کریم میں حیات عیسیٰ علیہ السلام

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما (پارہ ۶، سورۃ نساء)

ترجمہ: اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بیٹا مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ لیکن وہ شبہ میں مبتلا کئے گئے جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں یقیناً وہ بدظنی کر رہے ہیں۔ ان کو کچھ بھی علم نہیں ہے ہرگز انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا (آسمان کی طرف) اور اللہ غالب حکمت والا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں

وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها (پارہ ۲۵ ع ۱۲) ترجمہ: اور وہ عیسیٰ نشانی ہیں قیامت کی تم اس میں ہرگز شک نہ کرو

ہر ایک اہل کتاب انکی موت سے قبل ان پر ایمان لے آئے گا

وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته (پارہ ۶، سورہ نساء) ترجمہ: اور کوئی بھی اہل کتاب نہیں جو ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے

قادیانی نبی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا۔

۱۔ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله۔

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام اقطار و آفاق میں پھیل جائے گا" (براہین احمدیہ چہارم صفحہ ۴۹۸ تا سطر ۵۳)

۲۔ "میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ کہ میں صرف مثیل مسیح ہوں اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے لیکن جب وہ مسیح آئے گا تو اس کی ظاہری اور جسمانی دونوں خلافتیں ہوں گی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳)

۳۔ "اس عاجز نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جن کو کم فہم لوگ مسیح موعود سمجھ بیٹھے ہیں۔ میں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام مجھ پر لگا دے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰)

"مجھے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں ہے اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۲۱)

۴۔ "میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا مجھ پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ دنوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں" (ازالہ اوہام صفحہ ۹۳)

۵۔ "اس عاجز کی طرف سے یہ بھی دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں ہے بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۴)

حضرت عیسیٰ کی بجائے پولوس سولی پر لٹکایا گیا تھا۔

"حضرت عیسیٰ چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے سولی سے نجات پاگئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ بچا لیا۔ لیکن پولوس نے چونکہ سچائی کو چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے وہ سولی پر لٹکایا گیا۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۶۱)

تصویر کا دوسرا رخ

قادیانی نبی اور ایک غلطی کا اقرار

۱۔ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا تھا اور شائع کر دیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۱)

خدا کی نافرمانی اور مخلوق کی پیروی اور اپنے کلام میں تناقض کا اقرار

"رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ سے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا۔ اگرچہ خدا تعالےٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے وحی کو ظاہر پر حمل کرنا چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا وہی اعتقاد رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸-۱۴۹)

خدا کے الہام کو ایک مدت تک چھپائے رکھا

اور پھر یہ بات یاد رکھو کہ ایک مدت تک مجھے الہام ہوتا

تھا جس کو میں نے لوگوں سے ایک عرصہ تک چھپائے رکھا۔

(نجم الہدیٰ ص۲۶)

قادیانی نبی کا اقرار کہ سچی بات کو چھپانا لعنتیوں کا کام ہے

سچی باتوں کو چھپانا بے ایمانوں اور لعنتیوں کا کام ہے

(ضیاء الحق ص۲۶) (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۴۲)

قادیانی نبی دس سال تک شرک کرتا رہا ہے

گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح بنا چکا تھا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے الہام سے ثابت ہے (مرزا بشیر الدین محمود ہے) (حقیقۃ النبوۃ ص۱۴۳)

دروغ گو را حافظہ نہ باشد

تخمیناً عرصہ بیس سال کا گذرا ہے کہ مجھ کو اس آیت کا الہام ہوا تھا۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے (تریاق القلوب ص۹۲ حاشیہ)

قادیانی نبی کے کلام میں تناقض کا اقرار

قاضی محمد نذیر لائل پوری

جب تک دونوں عقیدوں میں تناقض و تخالف تسلیم نہ کیا جائے اس وقت پہلے عقیدے کو تبدیل کرکے دوسرے کو اختیار کرنے کا اعلان ایک بے معنی اور مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھئے حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں جہاں اوپر کے زیر بحث حوالہ میں عقیدہ کی تبدیلی کا ذکر فرمایا ہے وہاں صاف لفظوں میں آپ نے سابقہ عقیدہ میں تناقض اور تخالف تسلیم کیا ہے (ریویو آف ریلیجنز ماہ مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

باقی ص۲۹ پر

ایک قادیانی عورت کی دلیری

بائیکاٹ دراصل انگریزی لفظ ہے۔ اردو زبان میں بھی عام طور پر بہ استعمال ہے۔ قادیانی اخبارات و جرائد خصوصی طور قادیان سے شائع ہونے والے جو قادیانیوں کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین کے زمانے میں شائع ہوتے تھے ان کے دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ "بائیکاٹ" کسے کہتے ہیں۔ قادیانی سربراہ جو اپنے زمانے کا ڈکٹیٹر بھی تھا اعلان کرا دیا کرتا تھا کہ فلاں خاندان سے "بائیکاٹ" ہے تو مجال ہے کہ کوئی بائیکاٹ والوں سے بات چیت بھی کرے اگر چھپ چھپا کر کسی نے ہمت کر ہی لی تو پھر اسے بھی "بائیکاٹ" کی سزا بھگتنے کو تیار ہونا پڑتا تھا

"بائیکاٹ" بہرحال قادیانی ریاست کا سخت قانون ہے لیکن یہ بھی دیکھا گیا کہ مرزا محمود کے دور میں ایسا بھی ہوا کہ کسی قادیانی شخص پر ظلم کیا گیا جب اس نے داد رسی کی درخواست کی تو بجائے اس کی مدد کے الٹا اسی سے ہی سزا کے طور پر "بائیکاٹ" کا اعلان کر دیا جاتا۔ قادیانیوں کے یہاں "بائیکاٹ" بائیکاٹ ہے۔

"بائیکاٹ" کا مضمون ہمارے ذہن میں یوں آیا کہ "بائیکاٹ" زدہ ایک خاندان کی قادیانی لڑکی جو حقیقتاً بڑی دلیر واقع ہوئی ہے اپنی فریاد لے کر مجلس عاملہ کی ممبران کے سامنے گئی کہ شاید ان کو رحم آجائے اور اوپر سے "بائیکاٹ" کے خاتمہ کی سفارش کرائی لیکن ان کو کیا معلوم کہ یہاں سرے سے فریاد سننے کا رواج ہی نہیں خلیفہ جی کا فیصلہ اٹل ہوا کرتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہوتا ہے۔

آئیے ذرا اس کیس کو جس کی مدعی ایک قادیانی لڑکی ہے اسے حق بات کہنے پر "واویلا کرنے والی لڑکی" کا خطاب ملا ملاحظہ فرمائیے بہتر ہوگا کہ قادیانیوں کے "مفرور" سربراہ مرزا طاہر کی زبانی سامنے لایا جائے۔

"ایک موقع پر تو مجلس عاملہ کی ممبرات کے سامنے ایک واویلا کرنے والی نے اپنی یکطرفہ ظلم و ستم کی داستان سناتے ہوئے اپنی زبان درازیوں سے امام جماعت کو بھی نہیں چھوڑا کہ امام جماعت نے اپنے حواریوں کی یکطرفہ باتیں سن کر میرے والدین سے بھی "بائیکاٹ" شروع کر دیا ہے۔ اس وقت بھی کسی کو خدا کا خوف نہیں آیا کہ اب حملہ ایسی جگہ پر کیا جا رہا ہے جہاں حد سے زیادہ تصادم ہے کسی نے اس کو نہیں کہا کہ امام جماعت کے ہاتھ پر تو تم نے منصف سمجھ کے بیعت کی ہوئی ہے تم ایسے شخص کے عدل پر الزام لگا رہی ہو اب تمہاری مزید باتیں ہم ہرگز نہیں سنیں گے حضور نے فرمایا منافق بھی اسی طرح حملے کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ پر سے اعتماد اٹھانے کے لئے اسی طرح باتیں کی گئیں تھیں اب بھی ہمارے معاشرے جب امام جماعت پر حملہ کیا جاتا ہے یا پہلے کسی وقت حملہ کیا گیا تو جیسے اسی طرح کیا گیا کہ اس کے اوپر ایک الزام کو تسلیم کرکے اس کی وجہ جو رزیاں کی جاتی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے آپ کی رہنمائی کر دی ہے کہ اسی طرح حملے ہوتے ہیں۔ باخبر ہو اور اپنے مقام سے آگے نہ نکلو یا ہے

اگر تم سمجھتے ہو کہ امام جماعت ایسا ہے کہ یک طرفہ سن کر فیصلے کرتا ہے تو جو بیعت سے الگ ہو جاؤ، بیعت پر قائم رہتے ہوئے تمہیں تصادم کی اجازت نہیں دی جائے گی؟

(ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ دسمبر ۸۹ء صفحہ ۹)

اس "واویلا کرنے والی" مگر دلیر مرزائی لڑکی کو کون سمجھائے کہ قادیانی معاشرہ ہی ایسا ہے کہ یہاں ہمیشہ فیصلے یک طرفہ ہوتے ہیں اگر مظلوم نے حق بات کہنے کی جرأت کی تو عمر بھر زندگی بھر اس کو بھگایا جائے گا نہ صرف اس لڑکی کی والدہ کا "بائیکاٹ" ختم ہو گا بلکہ اس لڑکی کا بھی بائیکاٹ ہمیشہ کے لئے شروع ہو جائے گا۔ شاید اس نے مرزا طاہر کی دھمکی نہیں سنی جو "خطبے" کے اگلے کلم میں اس نے دی ہے کہ:

"ان اصولوں سے ہٹو گے تو موت کے سوا تمہارا کوئی مقدر نہیں۔"

انجام سے بے خبر بے چاری "واویلا کرنے والی لڑکی" کو کیا خبر کہ قادیان میں لوگوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر نہ صرف بائیکاٹ کیا گیا بلکہ سزا کے طور پر ان کے گھروں تک کو جلا دیا گیا۔ بلکہ کہنے والے کہتے ہیں کہ قادیان کے جوہڑ سے کئی قادیانی لڑکیوں کی لاشیں تک برآمد ہوئیں۔

قادیان اور ربوہ میں تو مارشل لا ہوتا ہے جو "خلیفہ" کا فیصلہ وہ قانون ہوتا ہے۔ واویلا کرنے والی مرزائی لڑکی کو چاہیے کہ وہ مرزا طاہر کا یہ فیصلہ کہ "بیعت سے الگ ہو جاؤ" مان لے اسی میں اس کی عافیت ہے کیونکہ ایک آزاد معاشرے کو چھوڑ کر ایسے معاشرے میں جاتی ہو جہاں انسان کا اپنا ضمیر بھی قید ہو اور وہاں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہو ذرا غور و فکر کرو اور ہمت کر کے جیسا کہ دلیری دکھا رہی ہے تھوڑی ہمت اور کر کے قادیانیت سے الگ ہو جاؤ پھر اس آزاد فضا میں سانس لو نہ کوئی بائیکاٹ کا فکر اور نہ ہی چندے کا پھندا۔

"بائیکاٹ کا ذکر چلا ہے تو ذرا چلتے چلتے یہ بھی ذکر کر
دی...

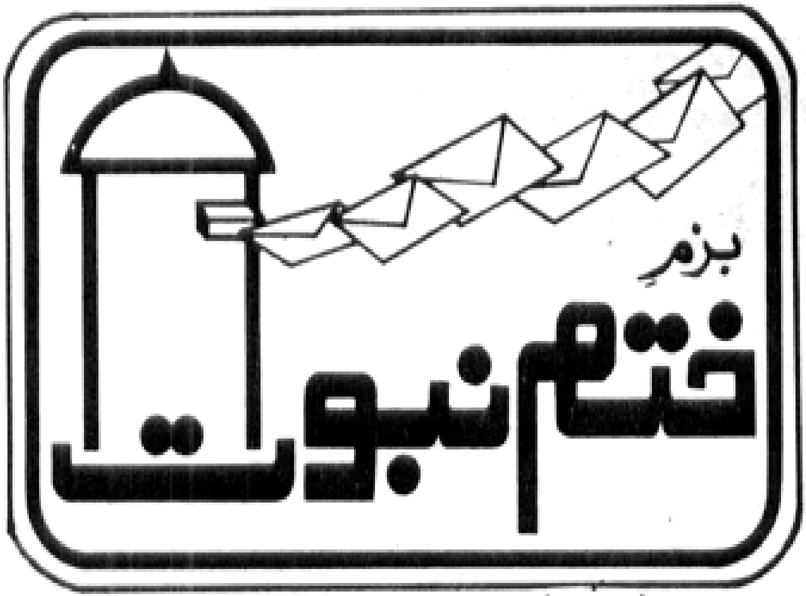

ہمتِ مرداں مددِ خدا

سراج نعمانی ——— نوشہرہ

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے وقت جس تنظیم کے بے بضاعتی اور مالی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ اس کا اپنا مستقل دفتر بھی نہ تھا، آج وہی تنظیم اکابرین کی ہمت و خلوص اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے ایک بین الاقوامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، جس کے دفاتر نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک میں قائم ہو چکے ہیں اور ان بین الاقوامی رابطوں میں سے اہم رابطہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ہے جس کی صحافت نے ختم نبوت کے محاذ پر تشنگیوں کو تیز گام بنا دیا، اور نابیناؤں کو بینا کر دیا۔ خدا کرے یہ دینی پروگرام مزید پھلتا پھولتا رہے۔

عبدالسلام ایوارڈ کو ٹھوکر مارتے ہیں

سعید الرحمٰن ثاقب — گورنمنٹ اردو سائنس کالج، کراچی

ہم ڈاکٹر عبدالسلام ایوارڈ کو ٹھوکر مارتے ہیں اس لئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق قادیانی جیسے اسلام دشمن گروہ سے ہے۔ اور یہ گروہ اسلام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو یہودی لابی نے نوبل انعام سے نوازا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام بھی خطرناک قادیانیوں کی لسٹ میں ادارہ ختم نبوت کے پاس کمپیوٹر میں شامل ہو گا۔

مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ

محمد رمضان نثار چک ۱۹-۹-آر — شرقی پکھرہ

میں عرصہ دراز سے ہفت روزہ عالمی جریدہ ختم نبوت پڑھ رہا ہوں جو قادیانیوں کے لئے زہر قاتل ہے اور مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ جب ہمیں یہ رسالہ ملتا ہے یوں لگتا ہے جیسے ہمیں اپنے نبی ﷺ کی عزت کے تحفظ کے لئے جہاد کا حکم مل گیا۔

زم زم کی برکت

عطاء اللہ ——— کلاچور ضلع گجرات

میری بچی کو ڈیڑھ سال سے سر میں خارش چلی آ رہی تھی۔ لوگ پھلہری بتلاتے تھے، بہت کچھ علاج کرایا، مگر آرام نہ آیا۔ میرے ایک تعلق والے حج کر کے واپس آئے تو ملنے گیا اس نے آب زم زم دیا، میں نے واپس آ کر اہلیہ کو کہا کہ خدا کا نام لے کر اور بسم اللہ پڑھ کر یقین سے روزانہ تیل کے طور پر بچی کے سر میں آب زم زم لگایا کریں۔ یقین کیجئے متواتر ایک ماہ لگانے سے خارش، پھلہری ختم ہو گئی اور اب بچی آرام سے نیند کرتی ہے۔

اپنی مثال آپ

نعیم اقبال خٹک — فرسٹ ایئر گورنمنٹ کالج — ٹانک

عرض ہے کہ میں آپ کا رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس میں وہ سب کچھ ہے جو ایک اسلامی رسالے میں ہونا چاہیئے۔ نونہالان ختم نبوت کا صفحہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ

اس میں بچے، بڑے، طالب علم وغیرہ سب حصہ لے سکتے ہیں۔ الغرض رسالہ ختم نبوت اپنی مثال آپ ہے۔

ایک ہندو کی قادیانیت سے نفرت

نمائندہ ختم نبوت ——— بدین۔ سندھ

گذشتہ روز ہمارے ایک مجاہد، متحرک کارکن ختم نبوت مولانا محمد یعقوب ہزاروی کو ایک پرائمری ٹیچر جو ہندو تھا، وہ ملا، اس نے کہا کہ قادیانی مجھے لٹریچر پڑھنے کے لئے دیتے تھے اور میں ان کے لٹریچر پڑھ کر ہندو سے قادیانی بننے کے لئے تیار ہو گیا تھا لیکن قادیانیوں کے ایک لٹریچر میں پڑھا.... جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ میں کرشن بھی ہوں، حالانکہ کرشن تو ہمارا آقا تھا، جب میں نے اپنے کرشن کی بے عزتی پڑھی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ گروہ اور ان کا بانی شر انگیز اور فتنہ برپا کرنے والا فرقہ ہے اس طرح میں نے سوچا کہ میں قادیانی سے ہندو ہی اچھا ہوں لیکن مجھے ان مسلمانوں پر تعجب آتا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے آقا حضرت محمدؐ کی توہین کرتے ہیں، لیکن پھر بھی مسلمان ان کے ساتھ بات چیت اور دیگر تعلقات رکھتے ہیں۔

رسالہ ختم نبوت معلومات کا خزانہ

زاہد گھلو ——— تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

میں ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج خان پور کا طالب علم ہوں میں نے پی ٹی سی میں داخلہ لیا ہوا ہے۔ تو اصل بات یہ ہے کہ ہماری کلاس میں یعنی پی ٹی سی میں تقریباً تین چار لڑکے مرزائی اور ایک دو لڑکے عیسائی ہیں، انہوں نے اقلیت کے کوٹے پر یہاں داخلہ لیا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے لئے اسکول کا پہلا پیریڈ قرآنی تعلیم کے لئے مقرر تھا، ہمارے ساتھ وہ مرزائی بھی بیٹھتے تھے جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ مرزائی ہے تو میں نے اپنے استاد محترم سے کہہ کر اسے وہاں بیٹھنے سے روک دیا تو وہ کہنے لگا مجھے ... کیا ہم مسلمان نہیں ہیں، تو میں خاموش رہا۔ اس کے بعد وہ مجبوراً اگر مجھے سلام کرتا ہے۔ کیا میں اس کے سلام کا جواب دوں؟ حالانکہ مجھے ان سے پوری طرح نفرت ہے۔ اس کے علاوہ وہ مجبوراً اگر مجھ سے مصافحہ کرتا ہے کیا مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

باقی رسالہ ختم نبوت کے لئے ہمیشہ بے قرار رہتا ہوں جب بھی ملتا ہے جب تک مکمل پورا نہ پڑھ لوں تو چین نہیں آتا۔ اس میں معلومات کا خزانہ ہے۔ حالانکہ میں پہلے مرزائیت سے اتنا واقف نہ تھا، جتنا اب ہوں۔ اور اللہ کے فضل سے خیزان کی بوتل بھی پینا چھوڑ دی ہے۔ الحمد للہ رسالہ ختم نبوت میں ایسے واقعات ہوتے ہیں جن سے دل کو ٹھنڈک پہنچتی ہے اور بے حد معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

میری تہہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قیامت کی صبح تک جاری وساری رکھے۔ آمین۔ ثم آمین۔

جواب:۔ مرزائیوں کے سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔ ان سے مصافحہ کرنا بھی ٹھیک نہیں، قادیانیوں سے بائیکاٹ کرنا ایمان کی علامت ہے۔

برطانیہ میں ختم نبوت کا کام خوب ہو رہا ہے

سکندر حیات۔ سابقہ جنرل سیکرٹری پی۔ اے۔ ایف۔ ایس پاکستان

مجھے اپنے ارباب کیساتھ دو ماہ کے مطالعاتی دورہ کے دوران ناروے، ایکروبین، نیویارک، کیلیفورنیا اور شکاگو جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان ریاستوں میں ہندوپاک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی تعداد کثیر ہے۔ اب جابجا بڑے بڑے شہروں میں مسلمان مساجد تعمیر کر رہے ہیں، وہاں اسلامک مشن سینٹر اور تبلیغی جماعت کا کام بھی ہو رہا ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ امریکہ میں ختم نبوت کا کام کرنا نہایت ضروری ہے۔ برطانیہ میں بھی پچھلے دو ماہ سے دورہ کر رہا ہوں۔ مجھے برطانیہ کے بڑے بڑے شہروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ الحمد للہ برطانیہ کے طول وعرض میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کا کام خوب زوروں پر ہے۔ قادیانی تحفظ ختم نبوت کے نام سے ہی کانپ اٹھتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز کام کی اگر یہی رفتار برقرار رہی تو وہ وقت دور نہیں جب سرزمین برطانیہ مرزائیت کے لئے تنگ ہو جائے گی۔

ہمارا مقصد

دین کا چلے نور ہمارا مقصد ہے
تاریکی ہو دور ہمارا مقصد ہے
جس بنیاد پہ پاکستان بنایا تھا
اسلامی دستور ہمارا مقصد ہے
دین خدا کا اپنی اصلی صورت میں
جگ میں ہو مشہور ہمارا مقصد ہے
چوری، ڈاکہ، بدکاری، ناانصافی
سارے دکھ ہوں دور ہمارا مقصد ہے
چین، امریکہ، روس کی جاگیریں دیکھیں
اپنا ہو منشور ہمارا مقصد ہے
کالج میں سائنس بھی ہو اسلام بھی ہو
آگہی علم و شعور ہمارا مقصد ہے
بیٹیاں، بہنیں، مائیں بھی ہوں پردے میں
آنکھوں میں جیسے نور ہمارا مقصد ہے
حق کی چاہ میں دار کی بھی پرواہ نہ ہو
مومن ہو منصور ہمارا مقصد ہے
ملک میں پرچم حق والوں کا لہرائے
باطل ہو مجبور ہمارا مقصد ہے
اس عالم کے خادم ہیں ہم گیلانی
جس کو بھی منظور ہمارا مقصد ہے

سید امین گیلانی

مضامین معیاری ہوتے ہیں

قاری غلام حسین اختر ——— مانسہرہ

میں رسالہ ختم نبوت انٹرنیشنل کا باقاعدہ قاری ہوں یہ رسالہ ختم نبوت جھوٹی نبوت کے دعویداروں کے لئے موت کا پیغام ہے اور اس کے تمام مضامین معیاری ہوتے ہیں میری طرف سے رسالہ ختم نبوت کے تمام سرپرستان اور معاونین کو مبارک ہو۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔

مرتب اسماعیل باتو

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے ، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

جنت کا اُڑنے والا گھوڑا

محمد حنیف
مدرسہ سراج العلوم ، ستم

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آکر کہنے لگا ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گھوڑوں کا بہت شوقین ہوں ۔ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل ہوا تو تجھ کو یاقوت کا بنا ہوا ایک گھوڑا دیا جائے گا اور اس کے دو پر ہوں گے ، پھر تجھ کو اس پر سوار کرایا جائے گا اور پھر تو جس جگہ چاہے گا وہ تجھ کو اڑا لے جائے گا (ترمذی شریف)

فائدہ : گویا کہ یہ گھوڑا جنت کا ہوائی جہاز ہوگا ۔ لیکن ہمارے یہاں کے ہوائی جہاز کی صورت مچھلی کی طرح ہوتی ہے اور جنت کے ہوائی جہاز کی شکل گھوڑے کی طرح ہوگی ۔ دنیوی ہوائی جہاز المونیم کا بنا ہوا ہوتا ہے اور جنت کا جہاز یاقوت کا ہوگا پھر تعجب کا ہے کا !۔

جب بعض دہریوں کو اس حدیث کا مطلب سمجھ نہ آیا تو اس کا انکار کر دیا ۔ لیکن اب ہوائی جہاز کی ایجاد نے ان ظاہر پرستوں کو خاموش کر دیا ہے اور زبانِ نبوت سے نکلے ہوئے اس ارشاد کی تصدیق کر دی ہے ۔

دو بچوں نے دشمنِ اسلام کو جا لیا

عبد الخالق عثمان جھنگ صدر

ابوجہل کی شرارت اور اسلام کی دشمنی سب میں مشہور تھی اس لیے انصار میں سے حضرت معوذؓ اور حضرت معاذؓ دونوں بھائیوں نے عہد کیا تھا کہ وہ جب ابوجہل دشمنِ اسلام کو دیکھیں گے یا اسے مار دیں گے یا مر جائیں گے ۔ جنگ بدر میں یہ دونوں بھائی اپنا عہد پورا کرنے کے لیے نکلے مگر ابوجہل کو پہچانتے نہ تھے ۔ اس لیے حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ سے پوچھا کہ ابوجہل کون سا ہے ؟ انہوں نے اشارے سے بتلایا کہ وہ ہے ، بس پھر کیا تھا دونوں بچے باز کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے اور ابوجہل کو اسی وقت خاک و خون میں تڑپا دیا ۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے (جو بعد میں مسلمان ہوئے) پیچھے سے معاذؓ کے شانے پر تلوار ماری جس سے شانہ کٹ گیا مگر ایک تسمہ باقی رہا ، معاذؓ نے عکرمہ کا تعاقب کیا مگر وہ بھاگ گئے ، پھر معاذؓ اسی حالت میں مصروفِ جہاد ہو گئے لیکن ہاتھ کے لٹکنے سے تکلیف ہوتی تھی اس لیے ہاتھ کو نیچے دبا کر کھینچا تو وہ تسمہ الگ ہو گیا اور پھر وہ مصروفِ جہاد ہو گئے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گلہ بانی

تحریر خواجہ عامر شیر انسہرہ

عرب کے عام رواج کے مطابق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں بکریاں چرانے کے لیے تشریف لے جایا کرتے ۔ آپؐ اس سادہ زندگی کا ذکر عہدِ رسالت میں بھی فرمایا کرتے تھے ۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپؐ صحابہؓ کے ہمراہ جنگل سے گذرے تو صحابہؓ نے جھڑ بیریاں کھانا شروع کر دیں ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوب سیاہ ہوں وہ زیادہ مزے دار ہوتی ہیں یہ میرا اس زمانے کا تجربہ ہے جب میں بچپن میں بکریاں چرایا کرتا تھا ۔

اساتذہ کے حقوق

ثریا انجم ہائی سکول مانسہرہ

ماں باپ بچوں کو کھلاتے پلاتے ہیں استاد بچوں کو لکھا پڑھا کر اچھا انسان بناتے ہیں ۔

جس طرح جسم کی خوراک مہیا کرنا والدین کی ذمہ داری ہے ۔ روح اور ذہن کو غذا فراہم کرنا استاد کا کام ہے اسی طرح والدین کے بعد اساتذہ بچوں کے روحانی والدین ہوتے ہیں ان کا بڑا رتبہ ہے ان کی عزت والدین کی طرح کرنی چاہیے ہمارے نبیؐ نے فرمایا مجھے اُستاد بنا کر بھیجا گیا ہے (بُعِثْتُ مُعَلِّمًا) آپؐ کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے آپؐ لوگوں کی تربیت کرتے ہیں ان کو کتاب (یعنی قرآن) کی تعلیم دیتے ہیں اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں تعلیم دینا اور اچھی تربیت کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت اور طریقہ ہے ۔

اس لیے استاد کا بڑا رتبہ ہے ان کی باتیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہییں اور یاد کرنے والی چیزوں کو یاد کرنا چاہیے جو اچھی باتیں وہ بتائیں ان کو ماننا چاہیے اور ان کے حکم پر چلنا چاہیے ان کی باتوں پر عمل کرنا چاہیے ہمارے نبیؐ جب تعلیم دیتے تھے تو آپؐ کے صحابہؓ خاموشی اور ادب سے آپؐ کی باتیں سنتے تھے صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ ہم نے ذرا سی حرکت کی تو وہ اُڑ جائیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلاس میں ادب اور خاموشی سے بیٹھنا چاہیے غور سے اُن کی باتیں سنی چاہییں شاگردوں کو استاد کے سامنے بلند آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے شاگردوں کو کلاس میں مجلس کے آداب کا خیال کرنا چاہیے بیٹھے ہوئے ساتھیوں کو اُن کی جگہ سے نہیں اٹھانا چاہیے جب استاد کلاس میں آجائیں تو ان کو سلام کریں اور ان کے سلام کا ادب سے جواب دیں استاد صاحب کہیں راستے میں مل جائیں تو ان کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے کیونکہ وہ بزرگ ہیں ۔ جب اپنے اساتذہ کا کسی سے ذکر ہو تو ادب اور احترام سے ان کا ذکر کرنا چاہیے ۔

انکارِ توحید

جمال عبدالناصر، کچا کھوہ

توحید مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جس کی رو سے خدا ایک ہے جو کائنات کا خالق ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی خدا کے بارے مندرجہ ذیل عقیدہ رکھتا ہے

(۱) میں نے خواب میں دیکھا، میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات ص۵۶۴)

(۲) میں خدا کا باپ ہوں (حقیقت الوحی ص۱۱۳)

(۳) خدا نے کہا تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے (حقیقت الوحی ص۸۶)

(۴) خدا میرا بیٹا ہے میں خدا کا بیٹا ہوں (تجلیات الٰہیہ ص۴۶۶)

(۵) میں خدا کا نطفہ ہوں، (اربعین نمبر۲، ص۳۶)

(۶) خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار فرمایا (یعنی زنا کیا) (ٹریکٹ نمبر۳۴ اسلامی قربانی)

(۷) میرا خدا خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی (حقیقت الوحی ص۱۰۳)

(۸) میرا خدا ہاتھی دانت کا ہے۔ (براہین احمدیہ ص۵۵۵)

ایسے عقیدہ رکھنے والے کو کافر نہیں تو کیا کہیں

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

محبوب الرحمان فاروقی

ایک دن ابوجہل صفا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گذرا اور آپ کو بہت بُرا بھلا کہا۔ اور اذیت پہنچائی آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تو وہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں حضرۃ حمزہ رضی اللہ عنہ تیر کمان لگاتے ہوئے ایک شکار سے واپس آئے یہ قریش کے سب سے بہادر اور حوصلہ مند نوجوان سمجھے جاتے تھے ان کو عبداللہ بن جدعان کی باندی نے سب کچھ ماجرا بتایا۔ وہ غصہ میں اسی وقت مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ابوجہل اپنے آدمیوں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اس کے قریب گئے اور بالکل سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہی کمان اس کے سر کے اوپر ماری اور اس کو سخت زخمی کر دیا اور کہا کہ تمہاری جرأت کہ تم ان کو برا بھلا کہو اور گالی دو حالانکہ میں انہی کے دین پر ہوں جو وہ کہتے ہیں وہی میں کہتا ہوں ابوجہل خاموش رہا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لے آئے اور قریش کو انکی شجاعت رسوخ اور وجاہت کی وجہ سے اس بات سے سخت ضرر پہنچا۔

ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

حافظ محمد صابر صفدر، سرگودھا

میرے عزیز دوستو! آج کل ہر انسان کی زبان پر یہ الفاظ وشکایت ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی یہی شکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کی کہ حضرت قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ لیکن ہم تو ایک مدت سے دعا مانگتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے جواب دیا کہ اے لوگو تمہارے دل اس چیزوں سے مردہ ہو گئے ہیں پھر تمہاری دعا قبول کیسے ہو۔

(۱) تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کی معرفت کا حق ادا نہ کیا

(۲) تم نے قرآن سنا پڑھا مگر اس پر عمل نہ کیا :-

(۳) تم نے عشق رسولؐ ہونے کا دعویٰ کیا مگر آپؐ کی سنت کو چھوڑ دیا اور بدعت کو اختیار کر لیا۔

(۴) تم نے اپنا دشمن شیطان کو مانا مگر اس کی مخالفت نہ کی۔

(۵) تم نے جنت کو چاہا مگر تیاری نہ کی۔

(۶) تم نے مسلمانوں کی عیب جوئی کی مگر اپنے عیب نہ دیکھے

(۷) تم نے موت کو حق مانا مگر اس کو بھول گئے :-

(۸) تم نے مردوں کو دفن کیا مگر عبرت حاصل نہ کی۔

(۹) تم نے جہنم سے پناہ مانگی مگر خود ہی اپنے نفس کو اس میں ڈال دیا :-

(۱۰) تم نے خدا کی ہر نعمت کمائی مگر اس کا شکر ادا نہ کیا۔

رحمۃ اللعالمین

مطیع الرحمان، ملک پور، مانسہرہ

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کیلئے حضورؐ کو رحمت بنا کر بھیجا۔ آپؐ کا یہ وصف قرآن حکیم نے خصوصیت سے بیان کیا گیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ!

وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین

"ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ حضورؐ نے دنیا پر یہ احسان کیا کہ تمام انسانوں کو ان کے حقوق دلائے۔ ماں باپ بہن بھائی سب کے فرائض کی پوری پوری تشریح کی۔

عدل و انصاف کو عام کیا۔ سچائی کا درس دیا، لڑکیوں کی تعلیم پر زور دیا غلاموں کو یہاں تک عزت بخشی کہ وہ مخدوم اور آقا بن گئے :-

حیوانات تک کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ہمیں ہر جاندار کی خدمت کرنی چاہئے کیونکہ ان کی خدمت کرنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔

اسلامی معلومات

محمد قاسم صدیقی، نارووال

(۱) گھڑی سب سے پہلے خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں تیار ہوئی :-

(۲) شہر بغداد کی بنیاد خلیفہ المنصور نے رکھی تھی :-

(۳) قرآن شریف میں (سورہ کوثر) واحد سورۃ ہے جسمیں (م) نہیں ہے۔

(۴) صابن حضرت سلیمانؑ کی ایجاد ہے۔

باقی ص۲۱ پر

ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے نام

منظور الٰہی ملک کا کھلا خط

قادیانی مرتدوں کے رسالے "لاہور" لاہور اور ماہنامہ "خالد" ربوہ، مصباح لاہور، تحریک جدید ربوہ اور انصاراللہ ربوہ صادق آرڈی ننس نمبر ۲، مورخہ ۱۹۸۴/۴/۲۶ء کے نفاذ کے بعد سے اب تک آئین پاکستان، صدارتی آرڈی ننس اور الیکشن قانون کی کھلی کھلی اہانت، توہین اور زبردست بے عزتی کرتے ہوئے ملکی حکومت اور قانون کے وقار کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو مسلمان اپنے مذہب کو اسلام POSE کر کے مزید سینکڑوں مسلمانوں کو قادیانی مرتد بنانے کی تبلیغ کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ کے نزدیک مرتد کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اس لئے شرعاً مرتد کی سزا قتل ہے ان قادیانیوں کے رسالوں کے بارے میں روزنامہ جنگ لاہور مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۸ء میں شائع ہونے والی سرکاری خبر بہت خوش آئندہ ہے اور ہم مسلمانان پاکستان، اسلام کے ایمان کی حفاظت اور پاکستان کی سلامتی کے لئے آپ سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے اور قیامت کے دن کے دردناک عذاب سے بچنے کے لئے ان پانچوں قادیانی رسالوں کے ڈیکلریشن آج ہی منسوخ کریں اس میں غور کرنے کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے اور ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو ضبط کیا جائے اور رسالے چھاپنے والے ایڈیٹروں پرنٹروں اور پبلشروں کو ۳-۳ سال قید کی سزا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہوگا (آمین)

ہزارہ میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

ایبٹ آباد (نامہ نگار) ہزارہ جو کہ آبادی کے لحاظ سے صوبہ سرحد کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اس علاقے کے باسیوں کی بہادری اور خودداری سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پاکستان کے دوسرے علاقوں کی طرح مرزائی مرتدوں نے اپنی ناپاک تبلیغ کا سلسلہ ہزارہ میں قیام پاکستان سے قبل ہی شروع کر دیا تھا۔ ۱۹۳۲ء میں آنجہانی سر ظفراللہ جو کہ اس وقت ہزارہ کا ڈپٹی کمشنر تھا اس نے اور اس جیسے کئی بااثر قادیانیوں نے اپنے آقا انگریز کے اشارے پر قادیانیت کی تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ سارے پاکستان میں ہزارہ ڈویژن وہ واحد خطہ ہے جہاں قیام پاکستان سے لے کر اب تک اکثر اہم سرکاری عہدوں پر مرزائی فائز ہیں۔ ایبٹ آباد شہر سے دو میل دور مانسہرہ روڈ پر "جبب" کے پل کے دائیں طرف ایک ریٹائرڈ جج کی کوٹھی میں ان کی "اجتماع گاہ" بنی ہوئی ہے۔ جسے یہ مرتد مسجد کا نام دیتے ہیں۔ وہاں ان کے جمعہ، عیدین اور دیگر اہم مواقع پر اجتماع ہوتے ہیں لیکن کوئی خبر گیری نہیں یہاں مرتدوں کی کارستانیوں اور سرعام تبلیغ سے یہاں پر ہر مسلمان یہی گمان کرتا ہے کہ ان زندیقوں کو مقامی انتظامیہ کی آشیرباد حاصل ہے۔

لہٰذا ارباب اختیار سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ایبٹ آباد میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور ایسے مرزائی جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اپنی ناپاک تبلیغ میں سرعام سرگرم ہیں۔ ان کو قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچایا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہی سمجھا جائے گا کہ مرزائیوں کی گرفت مقامی انتظامیہ پر مضبوط اور نہایت سخت ہے۔

قادیانی نواز پرنسپل کو تبدیل کیا جائے

(فیصل آباد) امسال گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد کی ۱۹ ویں سالانہ کھیلیں مورخہ ۱۵ تا ۱۶ دسمبر منعقد ہوئیں ۱۷ دسمبر ۱۹۸۷ء کو شام تین بجے انعامات کی تقسیم کی تقریب تھی۔ کالج انتظامیہ نے دانستہ طور پر قادیانیت نوازی کرتے ہوئے ایک مشہور قادیانی پروفیسر کو تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا۔ یہ وہی قادیانی پروفیسر ہے جو چند سال قبل کالج ہذا کا پرنسپل تھا اور اس نے بلوچستان کے ایک نواب خان کو داخلہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کے نتیجہ میں داخلہ ملا اور وہ کالج یونین کا صدر بھی بنا۔

جب قادیانی پروفیسر مسلمان اساتذہ کی معیت میں جلسہ گاہ میں آیا تو مسلمان طلبہ تاجدار ختم نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قلبی محبت اور مرزائیت سے نفرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے استقبال میں نہ اُٹھے اپنی کرسیوں پر بیٹھے رہے

قونصل جنرل آف پاکستان دبئی کی افسوسناک روش

دبئی (پ ر) وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو کے دورہ دبئی کے موقع پر جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ کا ایک وفد نے ان سے ملنے کا پروگرام بنایا اور اس سلسلے میں وقت لینے کے لئے جمعیت کے ایک نمائندہ وفد نے مولانا خلیل الرحمٰن کی سربراہی میں ۱۵ نومبر کو قونصل جنرل آف پاکستان دبئی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی جس میں ان کے سامنے کچھ مطالبات رکھے گئے قونصل جنرل نے کہا: "آپ حضرات اپنے مطالبات تحریری شکل میں لکھ کر لائیں، میں ان کو اسلام آباد بھیجتا ہوں تاکہ وہاں سے آپ کے لئے وقت مقرر کرایا جاسکے"۔ چنانچہ ہم نے اسی روز ایک یادداشت جو اپنے بعض اہم مطالبات پر مشتمل تھی۔ تحریر کر کے دوسرے روز علی الصبح موصوف کی خدمت میں پیش کر دی اور پھر فون کے ذریعے اس بارے میں کئی مرتبہ تاکید بھی کی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے ملاقات کا کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ اور یہ کہہ دیا کہ وزیر اعظم کا دورہ بہت مختصر ہے اسلئے یہاں ملاقاتوں کا کوئی پروگرام نہیں ہوگا۔ مگر ہمیں معلوم ہوا کہ انہوں نے دوسرے کئی وفود کو بلایا جس میں پاکستان ایسوسی ایشن دبئی، بینکوں کے ذمہ داروں کے علاوہ بہت سے سرمایہ دار لوگ شامل تھے۔ مگر جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے کوئی وقت نہیں دیا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس کے اسباب کیا ہیں؟ انہوں نے ہمارے ساتھ یہ افسوسناک رویہ کیوں اختیار کیا؟

پھر جب اسے تقریر کے دعوت دی گئی تو بعض مسلمان طلبہ نے اس قادیانی پروفیسر کے خلاف خاموشی کا مظاہرہ کیا اور قطعاً استقبالی تالیاں نہ بجائیں۔

کالج کے مسلمان پرنسپل نے موصوف قادیانی کے اعزاز میں ایک طویل خطبہ استقبالیہ پڑھا جس میں اس کے تفصیلی حالات بیان کئے گئے موصوف کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اسے محب وطن پاکستانی قرار دیا گیا۔ حالانکہ ہر قادیانی اپنی امیر کی اطاعت کا سختی سے پابند ہے قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے کہ ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے ایک نہ ایک دن پاکستان ٹوٹے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔ جس قوم کے ہر فرد اور سربراہ کا یہ عقیدہ ہو۔ وہ محب وطن کیونکر ہو سکتا ہے۔

بعد ازاں قادیانی پروفیسر نے حاضرین سے طویل خطاب کیا اور اپنی تقریر میں قرآنی آیات بھی تلاوت کیں مثلاً ایک موقع پر اس نے یہ آیت پڑھی تعاونوا علی البر والتقوٰی۔

حالانکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت مرزائی قرآنی آیات، اور اسلامی اصطلاحات قطعاً استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن یہاں دانستہ طور پر بے حس مسلمانوں نے اسے یہ موقع فراہم کیا۔

قادیانی پروفیسر نے اپنے طویل خطاب کے آخر میں اعلان کیا کہ وہ کالج کو سالانہ ۲۴۰۰/- روپے وظیفہ دیا کریں گے۔ جو کہ ذہین مگر مستحق طلبہ کو تقسیم کر دیا جائے انہوں نے ایک سال کی پیشگی ۲۴۰۰/- روپے کالج ہذا کے پرنسپل چوہدری اشتیاق حسین کو پیش کئے جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیے مسلمان طلبہ نے اس فنڈ کو دین کی نظر سے دیکھتے ہوئے اسے قادیانی فنڈ قرار دیا ہے اور اسے مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی امداد قبول نہ کی جائے اور دی گئی رقم واپس کی جائے۔

کالج ہذا کے طالب علم رانا اکبر شاہ آف گوجرہ اس سال کے بیسٹ انٹیلیٹ قرار پائے اسے کالج کی طرف سے ایک ٹرافی انعام میں دیا گیا۔ اس موقع پر خوشی میں ایک طالب علم ظفر اقبال نے ۵۰/- روپے اور ایک پروفیسر نے ۱۰۰/- روپے انعام دیا لیکن اسپورٹس انچارج نے طلباء کے بار بار کہنے کے باوجود اس کا اعلان نہ کیا جسے طلبہ اور اساتذہ نے بشدت محسوس کیا اور بعد میں اس سے استفسار کیا تو ... یاد رہے مذکورہ طالب علم عقیدہ ختم نبوت کا شیدائی ہے اور مرزائیت سے شدید نفرت رکھتا ہے۔

مہمان خصوصی قادیانی پروفیسر نے اپنی تقریر کے بعد اول دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء اور نوجوان طالبات میں انعامات تقسیم کئے اس کام میں ان کی معاونت ایک پروفیسر اور پرنسپل نے کی علاوہ ازیں بعد مہمان کے درمیان میوزک چیئر کا مقابلہ ایک انڈر سیکرٹری اسٹاف ... ... کے ساتھ میاں افضل قادیانی کو کامیاب کروایا تاکہ وہ بھی انعام کا مستحق ٹھہرے اور اس کی عزت افزائی ہو جائے پھر کالج کے پرنسپل نے اپنے دست مبارک سے دشمن ختم نبوت قادیانی پروفیسر کو انعام پیش کیا اور تقریب کے آخر میں سب مہمانوں کو چائے پلائی گئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی نذیر محمد نے حکومت اور محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا کہ اس کالج کے پرنسپل کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور اسپورٹس انچارج کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔

اسے ضرور پڑھیں اور فائدہ حاصل کریں

بندہ آج سے ۳۸ سال قبل آنکھوں سے نابینا تھا

میرے پاس ایک سرمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سرمہ سے شفا عطا کی۔ یہ سرمہ کالا موتیا، دھند، جالا، ککرے، خارش دکھتی آنکھ، پانی بہنا، شور بہنا، گدلا نا اور ایک حروف کے دو حروف نظر آنا، پڑوال پڑنا، نظر کمزور ہونا، چشمے کی علت، غرض آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے بہت مفید تجربہ شاہد ہے۔ سفید موتیے والے استعمال نہ کریں تندرست آنکھ والے استعمال کریں گے تو ان کی آنکھیں بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گی۔

قیمت فی شیشی ۱۰/- روپے

حیرت انگیز طاقت

کمزوروں کو توانا کرنے والی، سیروں خون پیدا کرنے والی، مقوی معدہ ضعف جگر اور معدہ کیلئے مفید ہے۔ تجربہ شاہد ہے قیمت مکمل کورس ۱۰ عدد گولی ۴۰/- روپے نصف کورس ۲۰/- روپے

ترکیب استعمال: بلغمی مزاج والے ہمراہ پانی یا چائے اور دوسرے مزاج والے دودھ کے ساتھ ایک ایک گولی صبح، دوپہر، شام استعمال کریں

بیرون ممالک سے سرمہ منگوانے والے اپنے آرڈر کے ہمراہ ایک ڈالر کا ڈرافٹ فی شیشی روانہ کریں

نوٹ: آرڈر بھیجنے والے حضرات ایک شیشی یا دو تین کا پیشگی رقم بمعہ ڈاک خرچ پانچ روپے کم از کم بھیجیں۔ بعض آرڈر کر دیتے ہیں۔ پھر وصول نہیں کرتے ورنہ آرڈر پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ جواب طلب بات کے لئے جوابی لفافہ یا جوابی کارڈ بھیجیں

پتہ: محمد حسین، حسین پوری (فاضل خیر المدارس) چک ۳۳۵ W.B تحصیل میلسی ضلع وہاڑی (پاکستان)

اخبار ختم نبوت

"دنیا پور" میں قادیانیوں کی ذلت و رسوائی

مورخہ ۱۴/۴/۸۸ء دنیا پور شہر میں تین قادیانی شیخ اشفاق، شیخ صدیق، و پسران کو اسلامی آرڈیننس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر تھانہ دنیا پور میں جناب حاجی شاہ جہاں صاحب کی رپورٹ پر مقدمہ درج ہوا اور تینوں قادیانیوں مرزائیوں کی بعد میں شیخ اشفاق، شیخ صدیق، شیخ شفیق کی گرفتاری عمل میں آئی۔ بعد گرفتاری تینوں قادیانیوں مرزائیوں کو لودھراں کے مجسٹریٹ جناب سردار غلام مصطفےٰ ڈوگر کے سامنے پولیس تھانہ دنیا پور نے پیش کیا۔ جنہوں نے مذکورہ ملزمان (شیخ اشفاق، شیخ صدیق، شیخ شفیق) کو ڈسٹرکٹ جیل بھجوا دیا۔

ہم اہلیان دنیا پور جناب سردار غلام مصطفےٰ ڈوگر صاحب مجسٹریٹ اور A.D.A جناب گورمانی صاحب کو علاقہ میں امن اور قانون کی بالادستی کو قائم کرنے کی پالیسی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

منشیات فروش قادیانی کے خلاف کاروائی کی جائے

(ڈسٹرکٹ غلام علی نامہ نگار ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ ضلع بدین کی دیگر مذہبی تنظیموں کے عہدیداروں محمد یعقوب آزادمیں، محمد شریف سیتر، محمد اعجاز، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا محمد حسین، مولانا محمد عیسیٰ، مولانا محمد رمضان آزاد، نور محمد چوہان، احسان اللہ چوہان، محمد ایوب قمبرانی، ڈاکٹر منصور علی میمن، مولانا فدا الحسن نے اپنے مشترکہ بیان میں ضلع بدین میں قادیانی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انتظامیہ کی اس سلسلہ میں غفلت پر شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو تو ان کی غیر قانونی سرگرمیوں پر نہیں روکا جاتا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مشتعل ہو کر کاروائی کرے تو انتظامیہ فوراً حرکت میں آ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی گذشتہ دنوں مشہور منشیات فروش قادیانی قدیر کے میڈیکل اسٹور پر ایکسائز پولیس نے چھاپہ مار کر بڑی مقدار میں شراب برآمد کی لیکن مذکورہ اسٹور مالک قادیانی کے خلاف کوئی مؤثر کاروائی نہیں کی گئی۔ جس کی وجہ سے یہاں کے مسلمانوں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہاں کی عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مشہور منشیات فروش قادیانی کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔

شیخوپورہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

(شیخوپورہ) شیخوپورہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کر دی گئی۔ جب سے مقامی طور پر تنظیم منظم کرنے میں جناب شفیق دوست اور محترم محمد متین خالد نے بڑی دلچسپی لی ہے۔ قادیانی تنظیم قائم ہونے سے قبل اپنی غیر قانونی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے۔ نوجوانوں کو ورغلاتے تھے۔ لٹریچر تقسیم کرتے تھے۔ طلباء میں جب بیداری ہوئی تو انہوں نے مقامی شہر اور خصوصاً ڈگری کالج میں قادیانیوں کی تمام سرگرمیاں بند کرا دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کے بعد جماعت کا پہلا اجلاس ہوا۔ اجلاس میں بھرپور حاضری تھی۔ لاہور سے اجلاس میں مولانا احسان دانش مبلغ ختم نبوت کے علاوہ جناب سید امین گیلانی بھی تشریف لائے۔ اجلاس سے مولانا احسان دانش نے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت کے کام کی اہمیت اجاگر کی اور قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ جناب سید امین گیلانی کی تازہ نظم نے نوجوانوں میں جذبہ ایمانی تازہ کر دیا۔ ان کے علاوہ جناب اصغر علی صاحب جناب عدیل احمد صاحب نے بھی خطاب کیا اجلاس میں مقامی طور پر کام کرنے کے طریق کار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

نوشہرہ میں شبان ختم نبوت کا قیام

گورنمنٹ انٹر کالج نوشہرہ وادی سون میں زیر تعلیم طلباء کا ایک اجلاس ہوا جس میں مرزائیوں کی مذموم کاروائیوں کی سخت مذمت کی گئی اور مرزائیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کا عزم کیا گیا۔ طلباء کی اس تنظیم نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر مالی و جانی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اجلاس کے اختتام پر نوجوانوں کی تنظیم شبان ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ فرسٹ ایئر کے طالب علم محمد عرفان صدر، سیکنڈ ایئر کے طالب علم عزیز الحسن نائب صدر، فرسٹ ایئر کے طالب علم مہر محمد جنرل سیکرٹری، سیکنڈ ایئر کے طالب علم احمد شیر جوائنٹ سیکرٹری، سیکنڈ ایئر کے طالب علم احمد شیر پریس سیکرٹری اور سیکنڈ ایئر کے فاروق احمد کو خزانچی منتخب کیا گیا۔

بقیہ: قادیانی عورت کی دلیری

دیا جائے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے قادیانی کمپنی شیزان کی مصنوعات کا "بائیکاٹ" کا اعلان کر رکھا ہے اور بعض جگہ طلباء نے اسکولوں کی ان کلاسوں کا "بائیکاٹ" کر رکھا ہے جن میں کلاسوں کے اساتذہ قادیانی ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھی تاجروں نے قادیانیوں کے ساتھ "بائیکاٹ" کی تحریک چلائی تھی جو بڑی مؤثر رہی یاد رہے! دراصل یہ "بائیکاٹ" ہم نے قادیانیوں سے ہی سیکھا ہے۔ اب یہ "بائیکاٹ" قادیانیوں کو مہنگا پڑ رہا ہے۔ جو کوئی غور و فکر کرنا چاہے کرے یہ مکافات عمل ہے جیسا کوئی کرے گا ویسا بھرے گا۔ اس سے مرزائیوں کو پریشان نہیں ہونا چاہیے جو بیج انہوں نے ڈالا تھا اس کا پھل ان کو مل رہا ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

بنگلہ دیش میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

بنگلہ دیش ضلع سنام گنج میں ایک قادیانی جس کا نام محمد عاقل شاہ ہے نے قادیانیت سے تائب ہو کر سنام گنج کے مشہور عالم دین فاضل دارالعلوم دیوبند، خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ حضرت مولانا عبدالحق کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مذکورہ شخص نے اس موقع پر کہا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو تمام دعووں میں جھوٹا سمجھتا ہوں اور یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کے تمام پیروکار، کافر و مرتد ہیں۔ اور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا توبہ نامہ بھی تحریری صورت میں پیش کیا تاکہ اس کے تائب ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے۔ سنام گنج کے علماء نے اس موقع پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدم رکھے۔

قاضی نثار احمد کے اعزاز میں عصرانہ

(پشاور) مشہور قادیانی خاندان کے مسلمان ہونے والے قاضی نثار احمد اور ان کے نوجوان صاحبزادے قاضی طاہر احمد کے اعزاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوجوانان تگٹ گنج مردان نے ایک عصرانہ دیا۔ عصرانے سے قبل ایک بڑے جلوس کی شکل میں موصوف کو جامع مسجد مینار تک لایا گیا جہاں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا حمد اللہ جان صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا سعید اللہ جان صاحب، مولانا محمد شعیب صاحب مولانا حافظ حسین احمد صاحب، ڈاکٹر طارق صاحب، جناب ڈاکٹر طاہر صاحب، محمد ناصر صاحب، اور دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ مرکزی مجلس کی نمائندگی مولانا نور الحق نور ناظم مجلس سرحد نے فرمائی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں کہا کہ قاضی نثار احمد اور ان کے اہل وعیال کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مرزائیوں کی اس فصیل میں اسلام کی کرن داخل ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ دن قریب ہیں کہ مرزائیت کا خاتمہ غیور پٹھانوں کی سرزمین مردان سے انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ قاضی نثار احمد صاحب کو مجلس کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی پیشکش کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ کارکنان ختم نبوت مردان آپ کے دست وبازو ہوں گے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ردّ مرزائیت کے سلسلہ میں آپ کے ساتھ ہر قسم کا ہر وقت تعاون کرے گی۔ اس موقع پر جناب قاضی نثار احمد اور آپ کے فرزند قاضی طاہر احمد نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اسلام قبول کرنے کی خوشی میں آپ نے جس والہانہ انداز سے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مرزائیوں سے نہیں مرزائیت سے نفرت ہے اور جو مرزائی مرزائیت کی لعنت کا طوق اپنے گلے سے اتار پھینکتے ہیں تو اہل اسلام ان کے لیے سراپا پیکر اخلاص بن کر ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جس سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔ یہی حال آج ہمارا ہے۔ ہم آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور علماء کرام ومسلمانوں کے تعاون سے مرزائیت کی لعنت مردان سے ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ اس موقع پر فضا نعرہ تکبیر، ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی اور مرزائی افراد نے جلسہ کے بعد عصرانے میں شرکت کی۔

جنڈانوالہ کے بچوں کا مطالبہ

جنڈانوالہ کے اسکولوں کے تمام بچوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسکولوں میں پڑھانے والے قادیانی اساتذہ کو فوری طور پر برطرف کیا جائے کیونکہ قادیانی اساتذہ بچوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں جس سے ننھے منے بچوں کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ بچوں نے مزید کہا کہ ہم نے حکومت وقت کو اس مسئلہ سے آگاہ کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر لی اب حکومت کا کام ہے کہ وہ ہمارے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے

بقیہ: نوجوانان ختم نبوت

(۵) اسلامی تاریخ میں سب سے پہلا قید خانہ معاویہؓ بن ابی سفیان نے بنوایا تھا:۔

(۶) پہلی کشتی حضرت نوحؑ نے بنائی:۔

(۸) قرآن مجید کا وہ نسخہ جس کو پڑھتے ہوئے حضرت عثمانؓ شہید ہوئے کہا جاتا ہے کہ وہ آج کل روس میں ہے۔

(۹) گندھک اور شورے کا تیزاب سب سے پہلے رازیوں نے بنایا۔

(۱۰) بارود سب سے پہلے شام کے مسلمان یورپ سے لے اس سے پہلے وہاں نہ تھی۔

(۱۱) سلطان علاؤ الدین خلجی کے دورِ حکومت میں کم تولنے والے دوکانداروں کے جسم کا گوشت اتنا ہی کاٹ دیا جاتا تھا جتنا وزن کم ہوتا تھا:۔

بقیہ: حیات عیسیٰؑ

قادیانی نبی کا اقرار مخبوط الحواس آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے

اس شخص کی حالت مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۴)

مرزا صاحب کا جھوٹ اور قرآن پر بہتان

اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ (تحفۃ الندوہ صفحہ ۱۲)

جب تک حضرت عیسیٰؑ کی کرسی خالی نہ کرائیں مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں بن سکتا

(مرزا بشیر احمد ایم اے)

۱۔ جب تک حضرت مسیح ناصری کی وفات وحیات کا فیصلہ نہ ہو، کوئی مسلمان مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں کر سکتا۔

۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت کے راستہ میں سب سے پہلا سوال حضرت مسیح ناصری کی وفات کا ہے، کیونکہ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ پہلا مسیح فوت ہو چکا ہے اس وقت تک خواہ مرزا صاحب کے دعویٰ کی صداقت پر ہزار سورج کیوں نہ چڑھا دیا جائے طبیعت میں ایک گونہ خلجان ضرور رہتا ہے کہ جس منصب کا مرزا صاحب کی سچائی کے متعلق دل اطمینان نہیں پکڑ سکتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس روگ کو دور کیا جائے۔

(الحجۃ البالغہ صفحہ ۲)

مرزا صاحب کی عیسیٰ ابن مریم بننے کی حقیقت

پہلے مریم پھر حمل پھر دردزہ اور پھر عیسیٰ ابن مریم

۱۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی

۲۔ مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔

۳۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئے۔

۴۔ مریم سے عیسیٰ بنایا۔ (کشتی نوح صفحہ ۶۹)

بقیہ:۔ مرزا کی عربی دانی

مجال نہیں تھی کہ اس کے مقابلہ میں ایک غیر منقوط فصیح و بلیغ شعر لکھ کر ہی دکھا دیتا۔ یہاں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار قاہرہ نے مرزا کی عربیت کا مذاق اڑایا تھا۔ مرزا نے اس کا جس شکل میں انتقام لیا وہ مرزائی تہذیب کا روشن ترین مرقع ہے۔ اس مرزائی عفونت نگاری کی دلچسپ تفصیل کتاب "رئیس قادیان" میں آپ کی نظر سے گذرے گی۔

ایک مرتبہ مولانا اصغر علی صاحب روحی نے مرزا کی بعض عربی کتابوں میں سے شرمناک قسم کی غلطیاں نکال کر مرزا کو لکھ بھیجی تھیں۔ مرزا نے اخبار الحکم قادیان میں یہ لکھ کر مولوی صاحب سے پیچھا چھڑایا کہ نہ میں عربی کا عالم ہوں اور نہ شاعر ہوں (اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۹) ایک مرتبہ مولانا اصغر علی صاحب روحی نے مرزا کے رسالہ "حمامۃ البشریٰ" کی غلطیاں نکال کر مرزا کے حواری خواجہ کمال الدین کو خفا کر دیا تھا۔ یہ دلچسپ واقعہ بھی کتاب "رئیس قادیان" میں ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ:۔ مسائل

صوفیہ میں جمع کرادے اور ان کو تاکید کر دے کہ ان کے ملک ذبح کرا دیئے جائیں، آپ کی پریشانیوں کے لئے دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی معاونت فرمائے، گھر کے تمام افراد سے کہہ دیجئے کہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھ کر دعا کیا کریں۔ والسلام۔

قربانی کے مسائل

ایک عالم دین کراچی

س:۔ ہمارے علاقہ میں ایک گورنمنٹ مڈل اسکول آباد ہے جس میں تمام طلباء مسلمان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس قربانی کی کھالوں کی رقم موجود ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مذکورہ اسکول میں قربانی کی کھالوں کی رقم سے ایک کمرہ تعمیر کر کے ایک اچھے لائق و فائق حافظ صاحب یا مولوی صاحب کو رکھا جائے جو کہ اس اسکول کے تمام طلباء کو قرآن مجید کے علاوہ احسن طریقے سے دینی تعلیم سے مکمل طور پر بہرہ ور کرے تاکہ بچے اسکول کی تعلیم کے ساتھ صحیح معنوں میں قرآن مجید اور اسلامی تعلیم سے فیضیاب ہو سکیں، کیا قربانی کی کھالوں کی رقم اس کار خیر کے لئے استعمال ہو سکتی ہے؟

ج:۔ زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور چرم قربانی کی رقم کا کسی محتاج مستحق کو مالک بنانا لازم ہے۔ تعمیر میں خرچ کرنا جائز نہیں۔

س:۔ قربانی کی کھالوں کی رقم سے بیوہ عورتوں یا یتیم بچیوں یا غریب نادار مفلس عورتوں کو کپڑے سلائی کی مشینیں خرید کر دی جا سکتی ہیں یا نہیں؟

ج:۔ مستحق کو اس شکل میں بھی دے سکتے ہیں۔

س:۔ گورنمنٹ مڈل یا پرائمری اسکول کے نادار اور غریب بچوں کو قربانی کھالوں کی رقم سے کپڑے، یا کتابیں یا ادویات خرید کر کے دی جا سکتی ہیں یا نہیں؟ غریب بچوں سے مراد وہ بچے ہیں جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں۔

ج:۔ دے سکتے ہیں۔

س:۔ کسی غریب اور نادار مریض کے علاج کے لئے قربانی کی کھالوں کی رقم دی جا سکتی ہے؟

ج:۔ دے سکتے ہیں۔

س:۔ سیاسی جماعتیں جیسے جماعت اسلامی، ایم کیو ایم، یا پیپلز پارٹی، یا تحفظ ختم نبوت کو قربانی کی کھالیں دی جا سکتی ہیں یا نہیں؟

ج:۔ جو جماعت صحیح مصرف پر خرچ کرتی ہو اس کو دے سکتے ہیں۔ ختم نبوت کے لئے تو میں خود بھی لوگوں کو ترغیب دیا کرتا ہوں۔

بقیہ:۔ معجزات

حاکم نے صحیح سند سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگ علم کی تلاش میں دور دراز کا سفر کریں گے لیکن مدینہ کے عالم سے ان کو کوئی زیادہ علم والا نہیں ملے گا۔

سفیان ابن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ یہ مدینہ کے عالم حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہت بڑے عالم ہوئے۔

ابوداؤد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قریش میں ایک ایسا بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم کے خزانے سے مالا مال کر دے گا۔"

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیہقی میں بھی ہے، یہ پیشین گوئی اس طرح صادق ہوئی کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قریش میں پیدا ہوئے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بابت فرمایا۔

"روئے زمین پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا کوئی عالم قریش میں نہیں پیدا ہوا اور اس حدیث میں انہی کی بابت پیشین گوئی ہے۔"

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطلب ابن عبد مناف کی اولاد میں سے ہیں۔

بقیہ:۔ والدین کا احترام

کوئی شخص کہتا ہے کہ فلاں جگہ سو دینار (اشرفیاں) گڑی ہوئی ہیں وہ تو لے لے۔ اس نے خواب ہی میں دریافت کیا کہ ان میں برکت بھی ہوگی؟ اس نے کہا کہ برکت اس میں نہیں ہے۔ صبح کو بیوی سے خواب کا ذکر کیا۔ اس نے ان کے نکالنے پر اصرار کیا۔ اس نے نہ مانا۔ دوسرے دن پھر خواب دیکھا جس میں کسی دوسری جگہ دس دینار بتائے۔ اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔ اس نے کہا کہ برکت اس میں نہیں ہے۔ اگلی صبح کو بیوی سے اس کا بھی ذکر کیا۔ اس نے پھر اصرار کیا مگر اس نے نہ مانا۔ تیسرے دن اس نے پھر خواب دیکھا۔ کوئی شخص کہتا ہے، فلاں جگہ جا وہاں تجھے ایک دینار (اشرفی) ملے گا، وہ لے لے۔ اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔ اس شخص نے کہا ہاں اس میں برکت ہے۔ یہ جا کر وہ دینار لے آیا اور بازار میں جا کر اس سے دو مچھلیاں خریدیں جن میں سے ہر ایک کے اندر سے ایک ایسا موتی نکلا جس قسم کا عمر بھر کسی نے نہ دیکھا تھا۔ بادشاہ وقت نے ان دونوں کو بہت اصرار تو سے خچروں کے بوجھ کے بقدر سونے سے خریدا۔

غیرت ایمانی جاگ اٹھی

بہاول نگر (رپورٹ حفیظ اختر شاکر نمائندہ خصوصی) مشہور گستاخ رسول ملعون زندیق رفیق باجوہ ولد تطلیع باجوہ ساکن چک نمبر ۱۰۶ فتح تحصیل چشتیاں ضلع بہاول نگر مسلمان بچوں کے ذہن کو خراب کرنے اور مرزائیت کی تبلیغ کرنے کے لیے گورنمنٹ مڈل اسکول کاٹ اللہ یار تحصیل و ضلع بہاول نگر میں بطور ای ایس ٹی مقرر ہوا اور جاتے ہی مسلمانوں میں گھل مل گیا۔ پندرہ دن کے بعد اسکول کے اسٹاف کو معلوم ہوا کہ یہ مرتد زندیق ہے تو ان کی غیرت ایمانی جاگ اٹھی۔ طلباء نے اس ملعون سے نہ صرف پڑھنے کا انکار کیا اس کے علاوہ اساتذہ نے نہ صرف اس مرتد کا بائیکاٹ کیا بلکہ زندیق کو اسکول چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ علاقہ کے غیور مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور اس کافر کے خلاف جوش و خروش قابل دید تھا۔ قریب تھا کہ اس کی ہڈی پسلی ایک ہو جاتی۔ محکمہ تعلیم نے اس مردود کو مرکز ڈونگہ بونگہ میں پابند دفتر کر دیا۔ لیکن ڈونگہ بونگہ کے غیور مسلمان بھی اس کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اس کو فوراً کہہ دیا گیا کہ تو اپنا انتظام کرے۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نادر شاہ بازار بہاول نگر میں کاٹ اللہ یار کے باہمت مسلمانوں نے اطلاع دی۔ حضرت مولانا سعید احمد صاحب ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول نگر، حضرت مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول نگر، حفیظ اختر شاکر ناظم اعلیٰ ختم نبوۃ یوتھ فورس ضلع بہاول نگر، بہاول نگر سے کاٹ اللہ یار پہنچے۔ اسکول کے اسٹاف اور غیور مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کیا اس لعین کو وہاں سے بھگانے پر اور کامیاب ہونے پر مبارکباد دی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا قطب الدین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شیر اسلام مولانا قاری عبدالغفور امیر عالمی مجلس، مولانا سعید احمد صاحب ناظم اعلیٰ عالمی مجلس، حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ عالمی مجلس نے محکمہ تعلیم سے رابطہ قائم کر لیا ہے اور اس سے مطالبہ کیا ہے کہ مرتد کو برطرف کیا جائے۔

دھنوٹ میں علماء کرام کا اجلاس

گزشتہ دنوں جناب محمد اسلام شاکر صاحب کی رہائش گاہ واقع دھنوٹ میں میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھنوٹ کے ناظم اعلیٰ قاضی محمد عبدالمالک فاروقی نے کی، اجلاس سے مولانا محمد افضل صادق صاحب اور حکیم غلام قادر انجم و قاضی عبدالمالک فاروقی نے خطاب کیا، اجلاس کے آخر میں قراردادیں منظور کی گئیں جس میں مطالبہ کیا گیا کہ سیالکوٹ میں سنی فورس کے مسلمان شہیدوں کے قادیانی قاتلوں کو فوراً کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ (۲) مولانا محمد اسلم قریشی کیس کا معمہ حل کیا جائے (۳) ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔ (۴) لودھراں میں قادیانی مرزا طرے سے کلمہ طیبہ مٹایا جائے۔ اور مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ (۵) ربوہ میں مسلمانوں کی مسجد کے امام مولانا محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ کرنیوالے قادیانی مجرم کو عبرتناک سزا دی جائے۔ آخر میں مقامی سطح پر ختم نبوت یوتھ فورس بھی تشکیل دی گئی۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختم نبوّة

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء — موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، او/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

نعت شریف

مرسلہ: عنایت اللہ شاکر لودھراں

وعدہ ہے مومنوں سے خدائے کریم کا
ان کے لئے مقام ہے خلدِ نعیم کا

قرآن کی اصطلاح میں جنت کہیں جسے
اک لازوال دارِ مسرت کہیں جسے

نہریں رواں ہیں جس میں شرابِ طہور کی
شیرِ لذیذ و شہدِ مصفا کی نور کی

تسنیم و سلسبیل کے چشموں کی سرزمیں
جن کی نظیر گلشنِ آفاق میں نہیں

گلہائے رنگا رنگ کے تختے کھلے ہوئے
پتوں کی لرزشوں میں ترانے ملے ہوئے

باغوں میں موتیوں کے تراشے ہوئے خیام
جن میں جمال آفریں حوروں کا ہے قیام

ایسے خیام جن کا تصور محال ہے
حوریں وہ جن کا حسن فقید المثال ہے

جنت کی کوئی چیز زوال آشنا نہیں
شائستہ بقا ہے وبال آشنا نہیں

اس گھر میں جب خدا کے پرستار جائیں گے
آنکھوں میں نور دل میں نیا کیف پائیں گے